بانی: مجتہد العصر مفتی دوراں حضرت العلام حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑیؒ

بیاد: سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑیؒ

# ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور

جماعت اہلحدیث کی خصوصی ترجمان

یداللہ علی الجماعۃ۔ ترمذی

لا جماعۃ الا بامارۃ۔ دارمی

مدیر مسئول: حافظ محمد جاوید روپڑی

نگران اعلیٰ: عارف سلمان روپڑی

جلد 54 | جمعۃ المبارک 15 جمادی الاول 1431ھ 30 اپریل تا 6 مئی 10 | شمارہ 17 | فون 7656730 فیکس 7659847


## ریا کاری شرک ہے، اس سے بچنے کی دعا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں وہ بات نہ بتاؤں جس کا مجھے تم پر مسیح دجال سے بھی زیادہ خوف ہے۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی کیوں نہیں اے اللہ کے رسول ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ شرک خفی ہے کہ کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہو اور اپنی نماز کو محض اس لیے بنا سنوار کر پڑھے کہ مجھے کوئی (آدمی) دیکھ رہا ہے۔'' [مسند احمد، سنن ابن ماجہ] ایک اور روایت میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد پاک فرمایا کہ: ''تمہارے بارے میں مجھے سب سے زیادہ ڈر شرک اصغر کا ہے۔ پوچھا گیا کہ شرک اصغر کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ریا کاری (دکھلاوا)'' [مسند احمد] ایک مشہور اور طویل حدیث کا خلاصہ کچھ یوں ہے کہ قیامت والے دن سب سے پہلے تین اشخاص کا فیصلہ کیا جائے گا۔ ایک سخی (سخاوت کرنے والا) دوسرا مجاہد (اللہ کی راہ میں لڑنے والا) تیسرا عالم (وعظ ونصیحت کرنے والا) اللہ ان سے پوچھے گا کہ تم نے یہ عمل کیوں کیے تھے تو وہ بڑے خوشنما انداز میں مقصد رضائے الٰہی بیان کریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے، تم جھوٹ بکتے ہو اور انہیں جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اس حدیث کے روای حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس حدیث کو سناتے وقت خوف سے غشی کھا کر گر جایا کرتے تھے۔ [صحیح مسلم]

اسی لیے حضور اکرم ﷺ کا ارشاد پاک ہے: ''انما الاعمال بالنیات'' ''کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔'' اگر نیت درست تو سبھی کچھ درست۔

''اس شخص کی طرح اپنے اعمال برباد نہ کر لینا جو لوگوں کو دکھاوے کے لیے مال خرچ کرتا ہے اور اللہ پر اور آخرت پر ایمان نہیں رکھتا۔ اس کے (ایمان) کی مثل ایک صاف پتھر کی سی ہے۔ جس پر تھوڑی سے مٹی ہو، پھر اس پر زوردار مینہ برسے اور وہ اسے بالکل صاف اور سخت چھوڑ دے (کھیتی نہ ہو) ان ریا کاروں کی اپنی کمائی میں سے کوئی چیز ہاتھ نہیں لگتی۔ اللہ تعالیٰ ناشکروں کو ہدایت نہیں دیتے۔'' [البقرہ: 264]

**ریا کاری سے بچنے کی دعا:** ''اللھم طھر قلبی من النفاق وعملی من الریاء''

''اے اللہ میرے دل کو نفاق سے پاک کر دے اور میرے عمل کو ریا کاری سے خالص کر دے۔''

اللہ تعالیٰ ہمیں ریا کاری سے محفوظ فرمائے اور خالص رضائے الٰہی کے حصول کے لیے صالح اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین


جامعہ اہل حدیث کا ویب سائٹ ایڈریس www.jaamia.info

# عربی کو پنجاب دیس سے نکالا................نہ رہے بانس نہ بجے بانسری

محمد عباس طور......جنرل سیکرٹری جمعیت اساتذہ ضلع فیصل آباد

نیچے محل کے شور تھا قیامت کا
امیر شہر کو اونچا سنائی دیتا تھا

تازہ نوٹیفکیشن کے مطابق صوبہ پنجاب میں عربی کی لازمی تعلیم کو ختم کر کے اس کے متبادل کمپیوٹر کو کلاس ششم تا ہشتم لازمی مضمون کی حیثیت دے دی گئی ہے۔ جو کہ زبان رسول اللہ ﷺ سے صریحاً زیادتی ہے اور اسلام سے دشمنی ہے۔ کمپیوٹر مضمون کی حیثیت اپنی جگہ مگر عربی زبان کی افادیت اپنی جگہ۔

حکومت مغربی ممالک کو خوش کرنے کے لیے تعلیمی اداروں سے اسلام سے منسلک تعلیم کو ختم کرنے کی پالیسی پر گامزن ہے اور سکولز میں عربی مضمون ختم کر کے وائیٹ ہاؤس کے رجسٹر میں بطور obedient Mark اپنا نام درج کرایا ہے۔ یہ اصل میں اسی تسلسل کی باقیات ہیں جس کے ذریعہ اسلامیات کے نصاب سے ان سورتوں کو نکالا گیا جن میں مسلمانوں کو عزت نفس، اللہ پر بھروسہ اور اللہ کے باغیوں کے خلاف سینہ سپر ہونے کی تلقین کی گئی ہے۔

اس اقدام کے خلاف بھی بڑا شور غل ہوا مگر

نیچے محل کے شور تھا قیامت کا
امیر شہر کو اونچا سنائی دیتا تھا

اسلامیات کے نصاب سے دشمنوں کو کھٹکنے والی سورتوں کا اخراج طریقہ نماز کی ادائیگی کا خراج اور اب عربی کے نصاب کا اخراج۔

ایسے مکروہ اقدامات سے آخر ہمارے حکمران کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

ان اقدامات سے قوم میں کتنی یکسوئی پیدا ہوگی، تکنیکی یا معاشی یا معاشرتی کون سا مسئلہ حل ہوگا۔ دراصل ان مکروہ اقدامات سے پاکستان سے اسلام کو خدا حافظ کہنے کا پیش خیمہ ہے۔

عربی مضمون کا اخراج......اصل میں اسلام سے گلوخلاصی کا پیغام ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامیات کا تمام ماٰخذ عربی ہی تو ہے۔ قرآن عربی، حدیث عربی، فقہ عربی، پھر پیارے رسول ﷺ کی زبان مبارک و سیرت طیبہ عربی۔

آخر میں ہم چاروں مکاتب فکر کے سربراہان وفاقات/تنظیمات پاکستان سے درخواست گزار ہیں کہ خادم اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف سے خصوصی میٹنگ کر کے عربی مضمون کو سابقہ روایات کے مطابق کلاس ششم تا ہشتم کے لیے دوبارہ لازمی مضمون کی حیثیت دلوائیں۔

علاوہ ازیں عربی زبان و ادب کے سینئر اساتذہ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ قومی، مذہبی اور مسلکی اختیارات، رسائل، جرائد اور مجلات میں اس حوالہ سے ضرور لکھیں اور ارباب اختیار پر زور دیں کہ پنجاب حکومت سنجیدگی سے اس مذکور فیصلہ پر نظرثانی کرے۔ تاکہ تعلیمی اور عوامی حلقوں میں پائی جانے والی بے چینی کی کیفیت کو دور کیا جا سکے۔

اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین

# ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور

مدیر مسئول
حافظ محمد جاوید روپڑی

جلد 54 ☆ شمارہ 17
15 جمادی الاول ☆ 1431ھ
30 اپریل ☆ 2010ء
C.P.L - 104

فون: 7656730 / 7670968 فیکس : 7659847



## مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر : پروفیسر ڈاکٹر مزمل احسن شیخ
مدیر انتظامی : حافظ عبدالوہاب روپڑی
نائب مدیر انتظامی: مولانا محمد جابر حسین
معاون مدیر : مولانا عبداللطیف حلیم
منیجر : شہادت طور
0300-4583187
کمپوزنگ/ڈیزائننگ : وقار عظیم بھٹی
0301-4002662


## فہرست


اداریہ 3
الاستفتاء 5
تفسیر سورۃ آل عمران 6
دورہ صحیح مسلم پر ایک نظر 8
خطبہ مسجد نبوی ﷺ 11
وحی الٰہی کا انکار اور........... 14
چہرے کا پردہ 18



## زر تعاون

فی پرچہ - 7 روپے
سالانہ - 300 روپے
بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

## مقام اشاعت

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" رحمٰن گلی نمبر 5
چوک دالگراں لاہور 54000


اداریہ

مولانا عبداللطیف حلیم

# کیا مسئلے کا حل یہی ہے؟

توانائی کانفرنس جو حال ہی میں ہوئی کہ زیر صدارت وزیر پانی و بجلی راجہ پرویز اشرف اور چاروں صوبوں کے وزرائے اعلیٰ اور وزیر اعظم یوسف رضا گیلانی سر جوڑ کر بیٹھے تھے۔ یوں لگتا تھا کہ ضرور لوڈشیڈنگ کا حل نکل آئے گا۔ لیکن "جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا" کے مترادف ملک پاکستان کی اعلیٰ ترین ہستیاں خاطر خواہ حل نہ نکال سکے اور رپورٹ آنے پر عوام بے چارے کف افسوس ملتے رہ گئے۔ حل کیا نکلا پہاڑ کے نیچے سے چوہا نکل آیا۔ 20 ارب روپے کا قومی توانائی فنڈ قائم کرنے کا اعلان کیا گیا ملک بھر میں 31 جولائی تک سرکاری دفاتر میں ہفتے میں دو چھٹیاں کی جائیں گی۔ رات آٹھ مارکیٹیں بند، میرج ہال رات کو صرف 3 گھنٹے کا فنکشن کر سکیں گے۔ صبح گیارہ بجے تک ائیر کنڈیشنز استعمال نہیں کیے جاسکتے۔ ایوان صدر، وزیر اعظم ہاؤس، گورنر ہاؤس وزراء اعلیٰ اور دیگر سرکاری دفاتر میں بجلی کا استعمال 50 فیصد کم کیا جا رہا ہے۔

لگتا تو یہ تھا کہ بجلی پیدا کرنے، ڈیم بنانے کی اہم تدابیر سامنے آئیں گی لیکن ہمارے حکمرانوں نے بجلی بچانے کی ایسی تدابیر قوم کے سامنے رکھیں کہ اس سے بجلی کی بچت ہو نہ ہو البتہ سرکاری آفیسروں کی ضرور موجیں ہوں گی۔ تعلیمی اداروں کا خرچ ضرور ہوگا، صنعت کاری اور معیشت تو پہلے ہی تباہ ہو چکی ہے اور اب لوگوں کو آٹھ بجے دکانیں بند کروا کے ان کا کاروبار ضرور ٹھپ کروایا جائے گا۔

پہلی بات یہ ہے کہ راجہ پرویز اشرف کی زیر صدارت اجلاس ہونا ہی نہیں چاہیے تھا، حکمران اس بات کا خیال رکھتے کہ یہ وہ پرویز اشرف ہے جس نے بڑی ڈھٹائی سے لوڈشیڈنگ بڑھا رکھی ہے۔ لوڈشیڈنگ بھی ہے اور بجلی بہت زیادہ مہنگی کی جا رہی ہے، لوڈشیڈنگ کے عذاب کے ساتھ ساتھ ایک غریب آدمی بل بھی ادا نہیں کر سکتا۔ لوڈشیڈنگ اور بجلی کی مہنگائی کی وجہ سے لوگوں کا سڑکوں پر آنا اور ردعمل کرنا لازمی امر ہے اور یہ عوام کا حق ہے۔ جیسا کہ چیف جسٹس نے کہا کہ لوڈشیڈنگ کی وجہ سے احتجاج کرنے والے سچے پاکستانی ہیں، اگر لوگ احتجاج کریں تو ہمارے حکمران یہ بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ مریدکے میں بجلی کی لوڈشیڈنگ کے باوجود بل اتنے زیادہ تھے کہ خواتین و حضرات سڑکوں پر نکل آئے، پنجاب پولیس نے ان پر اتنا تشدد کیا، عورتوں کو مارا گیا، انہیں زمین پر لٹا کر گھسیٹا گیا، اتنی توہین اور تذلیل کی مثال نہیں ملتی اور پھر گوجرانولہ میں دو چار دن پہلے لوڈشیڈنگ کے ہڑ بڑائے اور بجلی کے بلوں کے ستائے لوگوں کو بہت بے دردی سے پیٹا گیا موجودہ حکومت دو سال پورے کرنے کے باوجود کچھ نہیں کر پائی، آئندہ تین سالوں میں بھی کچھ نہیں ہوگا۔ کاش لوڈشیڈنگ سب کے لیے ہوتی، قومی اسمبلی ہال میں لوڈشیڈنگ ہوتی، مخدوم گیلانی کے کپڑے تر بتر ہو جاتے، سپیکر فہمیدہ مرزا کا میک اپ

اتر جاتا، ایوان صدر اور وزیراعظم ہاؤس میں لوڈشیڈنگ ہوتی تو پھر ہم دیکھتے کہ گرمی کے موسم میں کوٹ کیسے پہنے جاتے ہیں۔ کاش کہ ایک دن شہباز شریف کے وزیراعلیٰ ہاؤس میں لوڈشیڈنگ ہوتی تو انہیں پتا چلتا کہ لوڈشیڈنگ کتنا بڑا عذاب ہے۔ جتنا زور اٹھارھویں ترمیم کے لیے لگایا گیا کیا ایک بھی ملاقات حکمرانوں کے درمیان اس حوالے سے ہوئی ہے کہ لوڈشیڈنگ کا کوئی حل کیا جائے۔ یہ سارا بحران مصنوعی ہے جان بوجھ کر لوگوں کو ذلیل کیا جارہا ہے، ایران سے بجلی کیوں نہیں لیتے؟ اس میں کمشن اور کرپشن نہیں ہے اور امریکہ کی اجازت نہیں ہے تو پھر امریکہ سے کیوں نہیں کہتے کہ انرجی کا بحران ختم کروائے۔ ہمارے ہاں یہ بحران امریکہ کا لایا ہوا ہے، سارے بحران امریکہ کا تحفہ ہیں، کبھی ہالبروک نے ہمارے ملک میں آکر لوڈشیڈنگ کی بات نہیں کی۔

دراصل یہ حل نہیں لوڈشیڈنگ کا جو توانائی کانفرنس میں پیش کیا گیا، توانائی کا بحران منافع خور اور کمیشن خور مافیا کی ملی بھگت کا نتیجہ نظر آتا ہے۔ جس کے تحت عوام کو لوڈشیڈنگ کی اذیت سے دوچار رکھ کر انہیں اسی طرح رینٹل پاور پلانٹس کی مہنگی ترین بجلی خریدنے پر آمادہ کرنا مقصود ہے۔ جیسے 1994ء میں تھرمل پاور پلانٹس کی مہنگی بجلی کے حصول پر عوام کو قائل کرنے کے لیے انہیں لوڈشیڈنگ کے عذاب سے دوچار کیا گیا تھا اور اس وقت بھی پیپلز پارٹی کی حکومت تھی دو چھٹیوں سے بھی بجلی کی کوئی بچت نہیں ہوگی کیونکہ ہفتہ وار ایک چھٹی تو پہلے بھی ہوتی ہے تو اس سے کتنی بچت ہوتی ہے، بلکہ اس دن تو لوڈشیڈنگ اور زیادہ ہوتی ہے۔ گرمیوں میں 8 بجے کا وقت مارکیٹوں میں خریداری کے عروج کا وقت ہوتا ہے اگر اس وقت مارکیٹیں بند کردی گئیں تو عوام کو ہی پریشانی نہیں اٹھانا پڑے گی بلکہ تاجروں، دکانداروں کا کاروبار بھی تباہ ہوجائے گا۔

توانائی کا بحران ختم کرنے کے لیے ہمیں مستقل بنیادوں پر کام کرنا ہوگا اس کے لیے ضروری ہے کہ سرکاری اور نجی طور پر بجلی کی چوری کو جنگی بنیادوں پر روکا جائے۔ سب سے زیادہ بجلی چوری سندھ اور سرحد میں ہوتی ہے اور بالخصوص سرکاری محکموں اور اداروں کی نادھندگی کے رجحان کا قلع قمع کیا جائے اور واجب الادا تمام رقوم وصول کرکے نجی تھرمل پاور پلانٹس کے بل کلیئر کیے جائیں۔ واپڈا ملازمین کو 12 ارب روپے کی مفت بجلی کی فراہمی کی جاتی ہے، واپڈا ملازمین سے 12 ارب روپے وصول کیں جائیں تو تھرمل پاور پلانٹس کے بل کلیئر کرنے میں بہت بڑی مدد ہوسکتی ہے۔ جبکہ مستقل بنیادوں پر توانائی کا بحران حل کرنے اور توانائی میں خودکفیل ہونے کے لیے کالاباغ ڈیم سمیت تمام چھوٹے بڑے ڈیمز کی تعمیر کے منصوبوں پر ابھی سے کام شروع کردیا جائے اور کوئلے کے قدرتی ذخائر سے استفادہ کرتے ہوئے بجلی کی پیداوار میں اضافہ کیا جائے۔

بجلی کا بحران پانی کی وجہ سے بھی ہے، ہندو بنیے نے ہمارے دریاؤں کا پانی بند کررکھا ہے، وہ پاکستان کی سرزمین کو کھنڈرات میں تبدیل کرنا چاہتا ہے۔ حکمرانوں کو بھارت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پانی کا مسئلہ ان سے منوانا چاہیے۔ اگر وہ نہ مانیں تو انہیں جنگ کی دھمکی کے بغیر مسئلہ حل نہیں ہوسکتا۔

<u>شعیب کی شادی سے پاکستان کو کیا ملا؟</u> کرکٹر شعیب ملک اور بھارتی ٹینس ثانیہ مرزا رشتہ ازدواج میں منسلک ہوگئے ہیں۔ وہ بذریعہ پی آئی اے کی پرواز سے پہلے ممبئی سے کراچی، پھر اسلام آباد اور پھر لاہور پہنچے۔ شعیب اور ثانیہ کی شادی کے اعلان سے لے کر شادی تک اور پاکستان پہنچنے تک کے تمام مراحل اس انداز میں گزرے کہ جیسے اس ایشو کے علاوہ ہمارے ملک میں اور کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے۔ بعض لوگ تو ثانیہ کو پاکستان کی بہو کہنے لگے اور بعض نے یہاں تک کہہ دیا کہ اس شادی سے پاکستان اور بھارت کے درمیان فاصلے کم ہوں گے۔ کیا بھارت نے پاکستان کے پانیوں کا قبضہ چھوڑ دیا؟ کیا کشمیر کا مسئلہ حل ہوگیا؟

وفاقی وزیر محکمہ بہبود آبادی فردوس عاشق تو ثانیہ کے لیے ملکی خزانے سے سونے کا تاج لے کر گئی۔ ملک میں آنے پر شعیب اور ثانیہ کو صدارتی پروٹوکول دیا جارہا ہے۔ ملکی خزانے سے بے دریغ پیسہ خرچ کرنے پر حکمرانوں کو کوئی پوچھنے والا نہیں۔ کشکول لے کر پھرنے والے صدر زرداری کہ جس نے ملک کے باسیوں کو طرح طرح کے بحرانوں سے دوچار کررکھا ہے۔ اس کی وزیر ثانیہ کو سونے کا تاج پہنا رہی ہے۔ جو ملک 55 ارب ڈالر قرضوں کے بوجھ تلے دب چکا ہے، اس ملک کے خزانے سے حکمران کیسے من مانیاں کرتے ہیں۔ ملک پاکستان کے کئی ایک کھلاڑی پہلے بھی کئی عورتوں کو بیرون ملک جاکر دل دے بیٹھے ہیں، جیسا کہ عمران خان نے جمائما سے بیاہ رچا کر بعد میں اسے طلاق دے دی۔ اب شعیب ملک کو پاکستان میں کوئی لڑکی پسند نہ آئی اور بھارت میں پہلے عائشہ سے تو پھر ثانیہ کو دل دے بیٹھا۔ ثانیہ نے اسلام کے نام کو بدنام کررکھا ہے، وہ سکرٹ پہن کر ٹینس کھیلتی ہے۔ اسلام میں یہ تمام کام ہی حرام نہیں بلکہ اسلام تو ننگے منہ عورت کو گھر سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں دیتا، بلکہ شادی کے انتخاب کے وقت دیندار عورت سے شادی کا حکم دیتا ہے اور دیندار عورت کی صفات یہ ہیں: وہ نماز پڑھے، روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کرے۔ شعیب ملک اور ثانیہ مرزا کی شادی سے ملک کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا بلکہ انہوں نے بے حیائی کو رواج اور ملکی خزانے سے خطیر رقم استعمال ہوئی، جسکے حکمران اور شعیب ملک بھی ذمہ دار ہیں۔ لاہور کے ہوٹل کے مالک نے اعلان کیا ہے کہ ہوٹل کا کرایہ 75 ہزار روپے ہے جو اس جوڑے سے وصول نہیں کیا جائے گا۔ ہوٹل کے مالک نے کبھی سوچا کہ ملک میں کتنے گھرانے ہیں جو دو وقت کی روٹی کو ترس رہے ہیں؟ کاش کہ وہ 75 ہزار روپے ان کے لیے خرچ کرتا کہ ان کی گزر اوقات ہوسکتی۔ دراصل ہمارے حکمران اور اکثر عوام بھی بہت عیاش ہیں۔ صحیح بات یہی ہے کہ شعیب ملک نے اسلام کے دعویدار ہونے کے باوجود ایک بدنام زمانہ سکرٹ پہننے والی بے پردہ عورت سے شادی کرکے اسلامی شعائر کا مذاق اڑایا۔

الاستفتاء

مفتی عبیداللہ خاں عفیف
صدر مدرس جامعہ اہلحدیث لاہور
دارالافتاء مسجد اللہ العزیز، رحمت ٹاؤن، فیصل آباد

## قبرستان کی جگہ چکی لگانا

سوال: ایک آدمی نمازی اور باریش ہے اس نے تقریباً ایک مرلہ زمین قیمتاً خریدی، اس کے ساتھ ہی قبرستان ہے جو کہ تقریباً ۳۰ سال قبل قبروں پر مٹی نہ ڈالنے اور بارشوں کی وجہ سے مٹی قبروں کی بہ جانے کی وجہ سے قبروں کا نام ونشان مٹ چکا ہے، مذکورہ آدمی نے ایک مرلہ جگہ خرید کر باقی تقریباً تین مرلہ جگہ جان بوجھ کر علم ہونے کے باوجود قبرستان کی جگہ ساتھ ملالی ہے اور بعد میں مذکورہ قبرستان کی جگہ پر عمارت بنا کر گندم پیسنے والی چکی اور دھان چھڑنے والی مشین نصب کر دی ہے۔ ۲۔ مذکورہ آدمی نے اپنی رہائش کے لیے ۴ مرلے جگہ خرید کر اس کے ساتھ تقریباً ۴ مرلے قبرستان کی جگہ ملا کر رہائشی مکان بنایا ہوا ہے اور اس میں رہائش پذیر ہے۔ کیا اس شخص کا وہاں رہائش رکھنا اور کاروباری مشینری لگانا جائز ہے یا کہ نہیں؟ قرآن وحدیث کی رو سے جواب دے کر عنداللہ ماجور ہوں؟

جواب: الجواب بعون الوھاب:

مسلمانوں کے قبرستان کی جگہ میں یا کسی مسلمان کی قبر پر بیٹھنا، یا اس پر رہائشی مکان بنالینا یا اس کو ذاتی استعمال میں لانا ہرگز جائز نہیں کہ اس میں مسلمان میت کی توہین ہوتی ہے۔ جبکہ مسلمان کی قبر کی تکریم اور احترام شرعاً ضروری ہے۔ جیسا کہ صحیح مسلم میں ہے:

1. عن جابر قال نهى رسول الله ﷺ ان يجصص القبر وان يقعد عليه وان يبنى عليه .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب محمد الرسول اللہ ﷺ قبر کی چونا گچ کرنے، اس پر مکان تعمیر کرنے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا ہے۔

2۔ عن ابى مرثد الغنوى قال قال رسول الله ﷺ لا تجلسوا على القبور ولاتصلوا اليها.

حضرت مرثد غنوی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"قبروں پر مت بیٹھو اور نہ ان کی طرف نماز پڑھا کرو۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کا آگ پر بیٹھنے سے اس کے کپڑے اور جسم کا جل جانا اس سے بہتر ہے کہ کوئی کسی قبر پر بیٹھ جائے۔

3۔ "وعن ابى هريرة رضى الله عنه قال قال رسول الله ﷺ لان يجلس احدكم على جمرة فتحرق ثيابه فتخلص الى جلده خير له من ان يجلس على قبر."

4. وعن جابر قال نهى رسول الله ﷺ ان تجصص القبور وان يكتب عليها وان يبنى عليها وان توطاء وقال ابو عيسى هذا حديث حسن صحيح باب ماجاء فى كراهية الوطى على القبور والجلوس عليها." حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ نے قبروں کو پختہ بنانے ان پر کتبے لگانے، ان پر رہائشی اور عبادت کے لیے مکان اور مقبرہ تعمیر کرنے اور ان کو روندنے سے منع فرمایا ہے۔ ان چاروں احادیث صحیحہ مرفوعہ صریحہ سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی قبروں پر مکان تعمیر کرنا یا ان پر خیمہ نصب کرنا، ان کو قبلہ بنانا، ان پر بیٹھنا اور ان کو روندنا ہرگز جائز نہیں۔ لہٰذا مذکورہ آدمی کو اپنی غلطی واپس لے کر توبہ کر لینی چاہیے ورنہ وہ شرعاً مستوجب تعزیر ہے کہ مرتکب گناہ کبیرہ ہے۔ هذا عندى والله تعالىٰ اعلم بالصواب.

☆..........☆..........☆

### سانحہ ارتحال

گذشتہ دنوں مدرسہ زینت القرآن والحدیث بستی پائی والہ کلروالی تحصیل جتوئی ضلع مظفرگڑھ کے مدیر اور علاقہ کے نامور قاری محترم جناب قاری عبداللطیف کے برادر اکبر محمد رفیق مختصر علالت کے بعد قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے۔ مرحوم انتہائی دیندار، نیک سیرت، خوش اخلاق اور باکردار انسان تھے۔ مرحوم طلبہ کے ساتھ بہت شفقت ومحبت سے پیش آتے اور ان کا ہر لحاظ سے خیال رکھتے وہ قاری صاحب کے ساتھ ادارہ کے معاون تھے ان کی وفات سے قاری صاحب کو انتہائی صدمہ پہنچا ہے ان کی نماز جنازہ پروفیسر محمد ابراہیم بھٹی نے پڑھائی جس میں ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والوں کے علاوہ علماء نے بھی کثیر تعداد میں شرکت فرمائی اور مرحوم کی مغفرت کے لیے دعا فرمائی۔ قارئین سے بھی اپیل ہے کہ مرحوم کی مغفرت اور لواحقین کے لیے صبر جمیل کی دعا کریں۔

[شریک غم: حافظ عبداللطیف مدرس جامعہ اہلحدیث لاہور]

# تفسیر سورۃ آل عمران

(قسط نمبر25) **حافظ عبدالوہاب روپڑی** (فاضل ام القری مکہ مکرمہ)

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ. (۴۸)
وَرَسُوْلًا اِلٰى بَنِىْٓ اِسْرَآءِيْلَ اَنِّىْ قَدْ جِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ اَنِّىْٓ
اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَاَنْفُخُ فِيْهِ فَيَكُوْنُ طَيْرًا بِاِذْنِ
اللّٰهِ وَاُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ
وَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَاْكُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِىْ بُيُوْتِكُمْ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ
لَاٰيَةً لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ. (۴۹) وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ
التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِىْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ وَجِئْتُكُمْ بِاٰيَةٍ مِّنْ
رَّبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ. (۵۰)

”اور (اللہ تعالیٰ) اس (عیسیٰ) کو کتاب حکمت تورات اور انجیل سکھائے گا“ (۴۸) ”اور وہ بنی اسرائیل کی طرف رسول ہوگا (اوران سے کہے گا) یقیناً میں تمہارے پاس رب کی نشانی لایا ہوں میں تمہارے لیے پرندے کی مانند مٹی کا جانور بناتا ہوں پھراس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی کے حکم سے میں مادرزاد اندھے اور کوڑی کو اچھا کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے مردے کو زندہ کرتا ہوں اور جو کچھ تم کھاتے ہو اور جو کچھ تم ذخیرہ کرتے ہو تمہیں اس کی خبر دے دیتا ہوں، اس (معجزات) میں تمہارے لیے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان لانے والے ہو“ (۴۹) ”اور میں تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں، جو مجھ سے پہلے ہے اور میں اس لیے آیا ہوں کہ تم پر بعض وہ چیزیں حلال کردوں جو تم پر حرام کردی گئی ہیں اور میں تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی نشانی لایا ہوں، اس لیے تم اللہ سے ڈرو اور میری فرمانبرداری کرو یقین مانو کہ میرا اور تمہارا پروردگار صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے، تم سب اس کی عبادت کرو یہی سیدھی راہ ہے“ (۵۰)

**مشکل الفاظ کے معانی:**

الْكِتٰبَ: کتابت، لکھنا۔ الْحِكْمَةَ: حکمت ودانائی۔
اَخْلُقُ: میں بناتا ہوں۔ الطِّيْنِ: مٹی۔
كَهَيْئَةِ: مانند صورت۔ فَاَنْفُخُ: پھر میں پھونک مارتا ہوں۔
اُبْرِئُ: میں اچھا کرتا ہوں۔ الْاَكْمَهَ: مادرزاد اندھا۔
الْاَبْرَصَ: کوڑھی۔ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ: اور جو کچھ تم ذخیرہ کرتے ہو۔

**ماقبل سے مناسبت:** سابقہ آیات میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعض اوصاف اوران کی خلاف فطرت پیدائش مذکور ہے۔ان آیات مبارکہ میں حضرت عیسیٰؑ کے بعض اوصاف حمیدہ کا مزید تذکرہ ہے۔

**التوضیح:** وَيُعَلِّمُهُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ.

اللہ تعالیٰ نے ہر قوم کی راہنمائی کے لیے کسی نہ کسی ہادی اور نبی کو مبعوث فرمایا، اسی طرح بنی اسرائیل کی طرف حضرت عیسیٰ کو بھی بھیجا گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی دوسرے انبیاء کی طرح مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تو اللہ نے حضرت عیسیٰ کو ایسے اوصاف کے ساتھ متصف فرمایا کہ جوان کے سچا ہونے پر اظہر من الشمس دلیل بن سکے۔ان اوصاف میں سے بعض اوصاف یہ ہیں۔

**اوصاف:** بغیر کسی دنیاوی استاد کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام لکھنا، حکمت ودانائی اور تورات وانجیل احکام سے باخبر ہوگئے۔حضرت عیسیٰ کو اللہ نے اپنی رحمت کاملہ کے ساتھ بہت سے اوصاف حمیدہ کے ساتھ متصف فرمایا تھا، ان میں چند ایک اوصاف کا تذکرہ اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا ہے۔

1۔اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو لکھنا سکھلائیں گے۔

2۔اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایسا نافع علم عطا کیا جو حکمت ودانائی سے سرشار اور اس پر عمل پیرا ہونے پر ابھارنے والا تھا۔

3۔عیسیٰ علیہ السلام تورات جو کہ موسیٰ علیہ السلام پر نازل کی گئی اور انجیل جو کہ ان پر بذریعہ وحی نازل کی گئی کی تعلیمات پر مکمل عبور رکھتے تھے۔

اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کسی نبی پر صرف کتاب ہی نازل نہیں کرتے بلکہ اس کی مکمل تعلیم سے بھی اس نبیؐ کو آراستہ کرتے ہیں۔اسی تعلیم کی بناء پر وہ نبیؐ کتاب اللہ کے معانی اور اس پر عمل پیرا ہونے

کا طریقہ اپنی امت کو سکھلاتا ہے۔ کیونکہ اس طریقہ (سنت) کے بغیر کتاب اللہ کو صحیح معنوں میں نہیں سمجھا جاسکتا۔

وَرَسُوْلاً اِلٰی بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ

انہی اوصاف حمیدہ میں سے ایک عظیم وصف رسالت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کی طرف اپنا رسول بنا کر مبعوث فرمایا تھا جو کہ تورات کی تعلیمات پر بھی مکمل دسترس رکھتے تھے۔ باوجود اس کے کہ تورات ان سے قبل حضرت موسیٰ پر نازل کی گئی اور انہوں نے کسی انسان سے اس تورات کی تعلیم بھی حاصل نہ کی۔

اَنِّیْ قَدْ جِئْتُکُمْ بِاٰیَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ اَنِّیْ اَخْلُقُ لَکُمْ مِّنَ الطِّیْنِ کَهَیْئَةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ فَیَکُوْنُ طَیْرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُبْرِیءُ الْاَکْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْیِ الْمَوْتٰی بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاُنَبِّئُکُمْ بِمَا تَاْکُلُوْنَ وَمَا تَدَّخِرُوْنَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَةً لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ.

اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا فرما کر بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجا اور ان کے ہاتھ پر کچھ معجزات کا ظہور بھی فرمایا تا کہ یہ معجزات ان کی رسالت پر دلیل قاطع ثابت ہوں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو حق کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا کہ تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نبی بن کر آیا ہوں اور اپنے ساتھ کچھ ایسی علامات لے کر آیا ہوں کہ جو کسی غیر نبی کے ہاتھ پر ظاہر نہیں ہوسکتیں اور نہ ہی میں بذات خود ان کے اظہار پر قدرت رکھتا ہوں اور ان کا اظہار اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی ہوگا اور ایسی اشیاء کا نبی کے ہاتھ پر ظہور معجزہ کہلاتا ہے۔

<u>معجزہ کی تعریف:</u> "امر خارق للعادة یظهر الله علی ید نبی تأییدا لنبوته ومایعجز البشر ان یاتوا بمثله" ایسا خلاف عادت (فطرت) کام کا ظہور کسی نبیؑ کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونا جو اس کی نبوت پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے تائیدی دلیل ہو اور کوئی بھی انسان اس جیسا کام کرنے کی طاقت وصلاحیت نہ رکھے، معجزہ کہلاتا ہے۔

[المعجم الوسیط ص ۵۸۵ مادہ عجز]

<u>معجزات عیسیٰ:</u> اللہ تعالیٰ نے دوسرے انبیاء کرامؑ کی طرح عیسیٰ کو بھی مختلف معجزات سے نوازا تھا، ان میں سے بعض یہ ہیں۔

1۔ مٹی سے پرندے کی شکل بنا کر اس میں پھونکنا اور اسکا حکم الٰہی سے پرندہ بن جانا۔ 2۔ مادرزاد اندھے کو چھو کر حکم الٰہی سے بینا بنا دینا۔

3۔ کوڑھ زدہ انسان کو مس کر کے حکم الٰہی سے شفا دے دینا۔

4۔ مردہ کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے زندہ کرنا۔ 5۔ لوگ جو کچھ کرتے یا گھروں میں ذخیرہ کرتے اس کی خبر بھی (حکم الٰہی سے دینا)

6۔ تورات کی تصدیق کرنا اور اس کے احکامات کو اصلی شکل میں محفوظ رکھنا ان کو منسوخ نہ کرنا۔

7۔ ان پاکیزہ اشیاء کا حلال کرنا جو ان کی سرکشی اور نافرمانی کے سبب ان پر بطور سزا حرام کر دی گئیں تھیں۔

حضرت عیسیٰ نے اپنی قوم کے سامنے معجزات بیان کرنے کے بعد پھر فرمایا کہ تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے ایسی دلیلیں لے کر آیا ہوں جو میرے نبیؑ ہونے پر واضح دلالت کرتی ہیں اگر کوئی انسان ان دلائل پر معمولی سا بھی غور خوض کرے تو اس پر میری نبوت ورسالت اور حق مخفی نہیں رہ سکتا۔ اسی لیے تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، میری اطاعت کرو اور جو احکام میں تمہاری طرف لے کر آیا ہوں ان کو من وعن قبول کرتے ہوئے ان پر عمل پیرا ہو جاؤ۔ کیونکہ میرا اور تمہارا رب صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے، چنانچہ خالص اسی کی بندگی کرو، اسی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ہی سیدھا راستہ ہے جس کو اسلام نے صراط مستقیم کے ساتھ تعبیر کیا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وان اعبدونی هذا صراط مستقیم (یٰسین: ۶۱) اور تم (خالص) میری ہی عبادت کرو یہی صراط مستقیم ہے۔ "ومن یعتصم بالله فقد هدی الی صراط مستقیم." اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھاما اس نے سیدھے راستے کو حاصل کر لیا۔ [آل عمران ۱۰۱]

<u>آیات مبارکہ سے اخذ شدہ مسائل:</u>

1۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کتاب، حکمت ودانائی، تورات اور انجیل کی تعلیم دی۔

2۔ حضرت عیسیٰ بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر مبعوث کیا گیا۔

3۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کے ذریعے تورات کی تصدیق کروائی۔

4۔ یہود کی بغاوت اور نافرمانی کی وجہ سے ان پر چند چیزیں حرام کی گئیں جن کو دوبارہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حکم الٰہی کے مطابق ان کے لیے حلال کیا۔

5۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو معجزات عطا کر کے ان کے سچا نبی ہونے کی تائید فرمائی۔

6۔ معجزہ اللہ کے اختیار میں ہوتا ہے اور جس وقت اللہ چاہے اسے نبی کے ہاتھ پر ظاہر فرما دیتے ہیں۔

7۔ حضرت عیسیٰ بنی اسرائیل کو اپنی تابعداری اور اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کی تعلیم دیا کرتے تھے۔

8۔ عبادت صرف اللہ کی کرنی چاہیے، یہی سیدھی راہ ہے۔

☆......☆......☆

# طاہر القادری کے دورہ صحیح مسلم پر ایک نظر

عثمان داؤد سیالکوٹی ...... تلمیذ شیخ الحدیث مولانا یحییٰ گوندلویؒ

قسط: آخری

**مدلس قادری:**

قادری بزعم خویش ہی اصول حدیث کا ماہر بن بیٹھا ہے، اصل میں جب انسان جھوٹ بولنے کا ماہر ہو تو ہر چیز کا علم اس کے لیے عین الیقین بن کر رہ جاتا ہے اور جھوٹ بولنے میں قادری سے زیادہ پاکستان کیا پوری دنیا میں کوئی نہ ہوگا۔ قادری مدلس راوی کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں: "اگر سقط خفی ہو واضح پتہ نہ چلے تو مدلس کہلائے گا۔

[مجلہ منہاج القرآن شمارہ ستمبر ۲۰۰۸ء ص ۳۹]

ہم قادری صاحب سے سوال کرتے ہیں کہ مدلس کی یہ تعریف اصول حدیث کی کون سی کتاب میں درج ہے؟ یا ان کی خود ایجاد کردہ ہے؟ مدلس اس راوی کو کہا جاتا ہے جو اپنے استاد کو سند سے غائب کر کے بلاواسطہ دادا استاد سے روایت کرے۔ اس راوی کی (اگر ثقہ ہو تو) عن والی روایت قبول نہیں کی جائے گی لیکن قادری نے یہ ساری بات ہی گول کر دی ہے بے شک صحیح بخاری میں مدلس راویوں کی روایات موجود ہیں لیکن یا تو وہ تصریح سماع سے ہیں، یا پھر دیگر کتب میں سماع کی تصریح ہو چکی ہے اور اگر ایسا بھی نہ ہو تو امام بخاریؒ نے جو اصول بتائے ہیں ان کو مدنظر رکھتے ہوئے کوئی عالم دین اتنی بات نہیں کر سکتا کہ امام بخاریؒ ایسے رواۃ سے روایت کریں گے جنہوں نے اپنے شیوخ سے لقاء و سماع نہیں کیا ہوگا۔

صحیح بخاری پر موصوف کا یا اعتراض "دھباء منشورا" کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ امام نوویؒ اس حقیقت کو مزید واضح کرتے ہیں:

"واعلم ان ما کان فی الصحیحین عن المدلسین بعن ونحوھا فمحمول علی ثبوت السماع من جھة اخری

"اور جان لو کہ صحیحین میں جو روایات مدلسین سے عن کے ساتھ آئی ہیں وہ دوسرے طریق سے سماع پر محمول کی گئی ہیں۔ (شرح مسلم للنووی مقدمہ ص ۳۸ طبعہ دار الخیر بیروت) پھر اس حقیقت کو مزید اجاگر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: وقد جاء کثیر منه فی الصحیح بالطریقین جمیعا فیذکر روایة المدلس بعن ثم یذکرھا بالسمع کہ اس طرح کی روایات صحیح مسلم میں دونوں سندوں سے آئی ہیں (امام مسلم) مدلس کی ایک روایت عن سے پیش کرتے ہیں۔ پھر وہی روایت تصریح بالسماع سے ذکر کرتے ہیں۔ [ایضا]

امام نوویؒ کی اس تشریح کے بعد قادری صاحب کا اعتراض بالکل ختم ہو جاتا ہے۔ محترم جناب حافظ زبیر زئی علی فرماتے ہیں: "صحیحین کی روایات مدلسین سے مستثنیٰ ہیں اس لیے کہ وہ سماع پر محمول ہیں یا پھر ان کے متابعات وشواہد موجود ہیں اور امت نے ان دونوں کتابوں کو صحیح ہونے کے اعتبار سے قبول کیا ہے۔ [الفتح المبین فی تحقیق طبقات المدلسین ص ۸ ...... مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ کیجیے "النکت علی ابن الصلاح للحافظ ابن حجر العسقلانیؒ ج ۲ ص ۶۳۶]

**بدعتی قادری:** موصوف نے رواۃ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے یہ بھی کہا ہے کہ اگر راوی بدعتی ہو تو اس کی چند شرائط کے ساتھ روایت قبول کی جا سکتی ہے۔ [مجلہ منہاج القرآن شمارہ ستمبر ۲۰۰۸ء ص ۴۰]

قارئین مجلہ منہاج القرآن شمارہ ستمبر ۲۰۰۸ء میں قادری نے اصل بدعتی گستاخ رسول ﷺ کو قرار دیا ہے۔ اب ہم سوال کرتے ہیں کہ کیا قادری گستاخ رسول ﷺ کی بھی احادیث لیں گئیں۔ جبکہ وہاں انہوں نے اتنی لمبی بحث حضرت امام ابن سیرین کے اس قول پر کی ہے کہ اگر روایت کرنے والا اہل سنت سے ہوتا تو ہم اس کی روایت قبول کرتے اور اگر اہل بدعت میں سے ہوتا تو رد کر دیتے۔ (مقدمہ صحیح مسلم) اور پھر موصوف نے پورا زور لگایا ہے کہ گستاخ رسول کو بدعتی بتایا جائے، گستاخ رسول ﷺ بدعتی ہو یا نہ ہو ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں لیکن اب یہاں پر قادری اپنے اصول کے مطابق بدعتی کی روایت کو شرائط کے ساتھ مشروط کرتے ہوئے قبول کر رہے ہیں۔ کیا موصوف گستاخ رسول ﷺ سے صلح کر چکے ہیں؟

**مرجئی قادری:** موصوف رقمطراز ہیں: ہزاروں علماء امام اعظم کے خلاف گواہی دیتے تھے کہ آپ پر شیعہ مرجئہ ہونے کا الزام لگا۔

[مجلہ منہاج القرآن شمارہ ستمبر ۲۰۰۸ء ص ۴۲]

قارئین حنفیوں کا مرجئی ہونا ایک الزام نہیں بلکہ حقیقت ہے اور اگر چند منٹ کے لیے اس کو الزام ہی تصور کر لیا جائے تو پھر قادری صاحب

اپنے سلسلہ تصوف (قادریہ) کے امام پیر جیلانیؒ کا کیا جواب دیں گے؟ جبکہ انہوں نے اپنی شہرہ آفاق کتاب غنیۃ الطالبین ص ۲۲۲ میں حنفیہ کو مرجیہ کی شاخ قرار دیا ہے۔

دوغلا پن: قادری صاحب فرماتے ہیں: میں امام اعظم کا مقلد ہوں، حنفی ہوں، مگر سارے امام ہمارے سر کا تاج ہیں، سب حق پر ہیں۔
[مجلہ منہاج القرآن شمارہ ستمبر ۲۰۰۸ء ص ۴۲]

ہم قادری سے سوال کرتے ہیں کہ اگر سب امام حق پر ہیں تو پھر ایک کی تقلید کیوں سب کی کی جائے؟ جبکہ قادری دوسرے ائمہ کے موقف کو نیچا کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں۔ بلکہ موصوف تو حنفیوں کو ہی حق پر نہیں سمجھتے، باقی ائمہ کے ماننے والوں کی بات تو ابھی ایک طرف ہے۔ حنفی جماعت کا ایک بڑا حصہ دیوبندی حضرات ہیں، کیا قادری ان کو حق پر سمجھتے ہیں؟ اور جبکہ احناف کی کتب میں لکھا ہے کہ جس نے امام اعظم کے فتویٰ کے خلاف فتویٰ دیا اس پر ریت کے ذرات کے برابر لعنت ہو۔ تو پھر دوسرا ائمہ کو حق پر سمجھنا صرف دوغلہ پن نہیں تو اور کیا ہے؟ پھر آگے چل کر فرماتے ہیں: دنیا میں جتنے حاسدین، معاندین، الزام لگانے والے اما اعظم ابوحنیفہ کے ہیں۔ تاریخ اسلام میں اتنے کسی کے خلاف نہیں ہیں۔
[مجلہ منہاج القرآن شمارہ ستمبر ۲۰۰۸ء ص ۴۲]

ان حاسدوں میں سے ایک پیر جیلانیؒ بھی ہیں، انہوں نے بھی حنفی ٹولے کو مرجیہ قرار دیا ہے۔ اب قادری فرمائیں کیا پیر جیلانیؒ حق پر تھے یا پھر حاسد۔ پھر فرماتے ہیں: اگر الزامات لگنے پر ہی چیزوں کو رد کر دیا جانے لگے تو ۱۴سو سال گزرنے کے باوجود امت کا اتنا بڑا حصہ امام اعظم کا مقلد نہ ہوتا۔ [مجلہ منہاج القرآن شمارہ ستمبر ۲۰۰۸ء ص ۴۲]

اولاً: امام ابوحنیفہ نے ہرگز کسی کو اپنی تقلید کرنے کا نہیں کہا تھا جنہوں نے ان کی تقلید کی ہے وہ اپنی سزا خود بھگتیں گے۔

ثانیاً: اگر امام صاحب کی ہر بات کی تقلید کی جاتی تو پھر ان کے دونوں شاگردوں نے ۹۰ فیصد مسائل میں ان سے اختلاف کیوں کیا؟

ثالثاً: سواد اعظم سے کسی کی سچائی ثابت نہیں ہوتی، حق والے ہمیشہ سے ہی تھوڑے رہے ہیں۔

فقہ کا دارومدار حدیث پر:

قادری صاحب حقیقت کو قبول کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

امام احمد بن حنبلؒ سے پوچھا گیا کہ کوئی امام الفقہ کب بنتا ہے؟ کہ وہ فتویٰ دے اور اس کے فتوئی اور مذہب کی پیروی کی جائے ......... پوچھا گیا کہ اگر ۳لاکھ احادیث یاد ہوں؟ فرمایا ہاں کم از کم ۴لاکھ احادیث یاد ہوں اور وہ شخص ان احادیث کے متن اور سند پر گہری نظر رکھتا ہو تو وہ "امام فقہ" کے مقام پر فائز ہوتا ہے۔ [مجلہ منہاج القرآن شمارہ ستمبر ۲۰۰۸ء ص ۴۲]

موصوف کا امام احمد کے اس قول کو نقل کرنے کی وجہ سے سارا عقیدہ و مسلک ہی ختم ہو جاتا ہے۔ کیونکہ امام ابوحنیفہ سے لے کر سارے حنفی اماموں میں سے قادری صاحب کوئی بھی ایک ۴لاکھ احادیث کا حافظ دکھانے سے قاصر ہیں اور پھر اس پر یہ بھی شرط کے وہ متن اور سند کی حالت سے بھی واقف ہو یہ تو حنفیوں کے لیے ویسے ہی موت ہے۔ لہٰذا امام احمد کے اس قول کے مطابق حنفیوں میں کوئی بھی فقہ کا امام نظر نہیں آتا۔ پھر کسی نے اس حقیقت کے بارے میں قادری صاحب کو آگاہ کیا تو فرمانے لگے۔

امام احمد بن حنبلؒ اور امام شافعیؒ، امام اعظم کو فقہ کا ایک امام مانتے ہیں۔ کہ ہر دور کے فقہاء ان کے عیال ہیں۔ (مجلہ منہاج القرآن شمارہ نومبر ۲۰۰۸ء ص ۴۲) اس قول کی نسبت امام احمد کی نسبت کرنا ویسے ہی جھوٹ ہے۔

علاوہ ازیں امام شافعیؒ کے حوالے سے تاریخ بغداد میں آتا ہے کہ انہوں نے امام اعظم کے بارے میں کہا کہ سارے فقہاء فقہ میں ان کے عیال ہیں (تاریخ بغداد ج ۱۳ ص ۳۴۶) لیکن اس قول کی نسبت بھی ضعیف ہے اس میں ایک راوی احمد بن الصلت حمانی ہے جو ہالک اور وضاع ہے۔ بڑا بے حیاء کذاب حدیث وضع کرتا تھا۔ [لسان ج ۱ ص ۱۸۸]

لہٰذا امام شافعیؒ کا تمام فقہاء کرام کو ابوحنیفہ کا عیال کہنا ثابت ہی نہیں۔

علامہ فی الفور:

قادری صاحب لکھتے ہیں: میں چھوٹا سا بچہ تھا تو علماء کا ایک وفد میرے والد گرامی ڈاکٹر فریدالدین قادری صاحب کے پاس روح کے موضوع پر ۲ سوالات لے کر بحث کے لیے آئے۔ میں نے صرف ان کی ابتدائی گفتگو سنی کہ یہ صرف ان دو سوالات کے حوالے سے بات کرنا چاہتے ہیں میں خاموشی سے گھر کے اندر چلا گیا اور ان کی باقی گفتگو نہ سنی اندر جا کر وہ تمام کتب، تفاسیر، شروح، لغت جہاں ان کے دو سوالات کے اوپر بحث تھی اور حوالہ جات تھے۔ وہ تمام کتابیں نشانیاں لگانے کے بعد اٹھا کر باہر والد گرامی کے پاس رکھ دیں اور وہ تمام علماء دیکھتے ہی دیکھتے رہ گئے۔ والد گرامی نے فرمایا کہ آپ نے جو سوالات کیے ان کے جواب جن جن کتب کے میں نے حوالے دینے تھے وہ سارے صفحات نکال کر نشانی لگا کر لے آیا ہے۔ [مجلہ منہاج القرآن شمارہ نومبر ۲۰۰۸ء ص ۴۵]

موصوف نے کیا خوبصورت کہانی گھڑی ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ قادری کی انہی جلد بازیوں نے اس کو ملک پاکستان میں ذلیل کروایا ہے۔ تب ہی یہ باتیں لندن والوں کو سنانے بھاگ گیا ہے، قادری نے "چھوٹا

بچہ" معلوم نہیں کیا ثابت کرنے کی کوشش کی ہے اگر وہ اتنے چھوٹے تھے کہ ان کو کتاب کے نام سے آشنائی تھی تو پھر یہ سارا ۱۰۰ فیصد جھوٹ ہے اور اگر وہ بچہ نہیں تھے تو پھر بچہ کہنا جھوٹ ہے۔ قادری نے ان دو سوالات کا تذکرہ نہیں کیا اور نہ ہی ان کتب کا تذکرہ کیا جن پر وہ نشانیاں لگا کر لائے تھے۔ تاہم کہیں حقیقت سے نقاب نہ اٹھ جائے اور پھر جب تک قادری کتابوں پر نشان لگاتے رہے تو فریدالدین قادری سائلین کا منہ ہی دیکھتا رہا حالانکہ نشانیاں پہلے سے لگی ہوئی نہیں تھی، یا پھر طاہر القادری غیب جانتا ہے۔

ڈاکٹر محمد یونس بٹ طاہر القادری کی جلد بازی کو مزید واضح کرتے ہیں اگر تم نے ان کی فی الفوری دیکھنی ہو تو ان کو کھانا کھاتے دیکھو۔ فرماتے ہیں: آپ ان کو کھانا کھاتے دیکھ لیں تو اس کا یقین بھی آجائے گا کمزوری محسوس ہو تو گوشت کی کڑاہی منگالیں گے اور ایک منٹ میں ختم ہوجائے گی آپ سوچتے ہوں گے کمزوری "جی نہیں" "کڑاہی" [گل دستہ از ڈاکٹر محمد یونس بٹ بحوالہ متنازعہ ترین شخصیت از محمد نواز کھرل ص ۱۸۲]

<u>خودساختہ مناظرہ</u>

قادری صاحب اپنی علمیت کا رعب سامعین پر جماتے ہوئے ایک مناظرہ بھی گھڑ لیا تا کہ کسی قسم کی کوئی کسر نہ رہ جائے اور وہ مناظرہ کو اپنی مرضی کا رنگ دیتے چلے گئے۔ حالانکہ ہماری معلومات کے مطابق کبھی ایسا ہوا ہی نہیں کہ قادری صاحب مناظرہ کے لیے تیار ہوئے ہوں۔ چہ جائیکہ وہ مناظرہ جیتے ہی ہوں گے۔ پھر قادری صاحب نے مخالف مناظرین کا نام بھی نہیں لیا کہ کہیں ان کی بنی بنائی کہانی کا پول نہ کھل جائے یہ بھی قادری صاحب کا ۱۰۰ فیصد جھوٹ ہے۔

<u>اصول حدیث اور اہل بدعت:</u> قادری صاحب فرماتے ہیں: ہمارے اہل سنت (اہل بدعت، راقم) اصول حدیث میں کمزور رہ جاتے ہیں۔ جبکہ دوسرے احباب اصول حدیث کی کتابیں زیادہ پڑھتے ہیں، اصول حدیث ان کو یاد رہے نہ رہے یہ جدا بات ہے لیکن پڑھتے زیادہ ہیں۔ مگر ہمارے ہاں پڑھتے نہیں۔ [مجلہ منہاج القرآن شمارہ نومبر ۲۰۰۸ء ص ۴۵]

قادری صاحب نے سچ فرمایا یقیناً اہل بدعت کا حدیث اور اصول حدیث سے دور کا واسطہ بھی نہیں ہے اور اگر قادری کی طرح کا کوئی ایک دو ہے بھی تو وہ بھی دجل وفریب سے کام لیتا ہے اور اگر دوسرے احباب کو بہت زیادہ اصول حدیث پڑھنے کے بعد بھی یاد نہیں رہتے تو قادری کے بدعتی ٹولہ کو نہ پڑھ کر بھی کس طرح یاد رہ سکتے ہیں؟ لہٰذا اگر قادری اپنے آپ کو نام نہاد اہل سنت قرار دیتا ہے تو پھر اس کا اصول حدیث پر اتنی لمبی بحث کرنا بے کار ہے۔ کیونکہ قادری کے نزدیک اہل سنت تو اصول حدیث پڑھتے ہی نہیں۔

☆..........☆..........☆

## تبصرہ کتاب

| | | | |
|---|---|---|---|
| نام کتاب: | اللہ وحدہ لاشریک لہ اور خدا | تالیف: | رشید اللہ یعقوب |
| صفحات: | 272 | ناشر: | رحمۃ اللعالمین ﷺ ریسرچ سنٹر |
| مکان نمبر 8 زمزم سٹریٹ نمبر 3.......... | | تبصرہ نگار: | عبدالرشید عراقی |

جناب رشید اللہ یعقوب صاحب علمی وادبی حلقوں میں محتاج تعارف نہیں۔ آپ کئی علمی وتحقیقی کتابوں کے مصنف ومترجم ہیں۔ صحیفہ۔۔ اسماء الحسنیٰ، الصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، کتاب الدعا والاستغفار کتابیں اہل علم سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں۔ ان کے علاوہ ان کی ایک کتاب "رب اللعالمین خدایا گارڈ (GORD) شائع ہوئی تھی۔ اس کو اس کتاب کا پہلا حصہ ہے اور یہ دوسرا حصہ ہے۔ پہلے حصہ کی اشاعت پر بعض اہل علم کی طرف سے اعتراضات بھی ہوئے۔ اس کتاب میں فاضل مؤلف نے۔۔ لفظ خدا کے فتاویٰ اور نظریات پر۔۔ بحث فرمائی ہے۔

اس کتاب کے دو باب ہیں: پہلے حصہ میں لفظ خدا کے جائز ہونے پر فتاویٰ جمع کیے ہیں اور حصہ دوم میں لفظ خدا کے بارے میں بڑی تفصیل سے مختلف پہلوؤں سے بحث فرمائی ہے اور ثابت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ کے نام سے پکارنا افضل ہے۔ یہی اس کتاب کا خلاصہ ہے۔

جناب مصنف اس کتاب کی تالیف کے بارے میں لکھتے ہیں: ہم تو صرف ایک طالب وحق ہیں اور تحریر بھی حق کی تلاش میں ہے۔ ہم تو صرا اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق قرآن پر عمل کر رہے ہیں اہل سنت کی مشیت سے سنت رسول ﷺ پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ کتاب اپنے موضوع کے لحاظ سے بڑی جامع اور معلوماتی ہے اور مصنف کی وسعت ومعلومات کی آئینہ دار ہے۔ یہ کتاب 35 روپے کی ڈاک ٹکٹ بھیج کر مذکورہ بالا ایڈریس سے منگوائی جاسکتی ہے۔

# خطبہ مسجد نبوی ﷺ

امام حسین آل شیخ

فضیلۃ الشیخ مسجد نبوی کے امام حسین آل شیخ نے اپنے خطبے کا آغاز حمد وثناء اور نبی ﷺ پر درود وسلام سے کیا، اس کے بعد آپ نے فرمایا

اسلامی بھائیو! سب سے پہلے میں اپنی ذات کو اور پھر آپ تمام کو اللہ تبارک وتعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور محمد ﷺ کی اتباع کی دعوت دیتا ہوں۔ اس لیے کہ اس میں سعادت، بھلائی اور آخرت کی کامیابی وکامرانی ہے۔

ایمان والو بھائیو! ہمیں جس بات کا حکم دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے ہر عمل میں اخلاص ہو، ہمارا ہر عمل صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہو اور محمد ﷺ کی اتباع اور پیروی والا ہو۔

القرآن الکریم میں ارشاد ہے ’’سنو جو بھی اپنے آپ کو اللہ کے سامنے خلوص کے ساتھ جھکا دے یقیناً اس کا رب اسے پورا پورا بدلہ دے گا اس پر نہ تو کوئی خوف ہوگا، نہ غم، نہ حزن وملال‘‘

مسلمانو بدعت جس قسم کی بھی ہو وہ دین میں فساد پیدا کرنے والی ہے اس سے دین میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے، شرک کے بعد دین میں عظیم فساد بدعت والے کاموں سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ بدعتیین نے مسلمانوں کے اتحاد کا شیرازہ کردیا، ان کی قوت وطاقت کو بکھیر دیا، انہیں ٹولیوں اور جماعتوں میں اور فرقوں میں تقسیم کردیا، اللہ کے سیدھے راستے سے دور کردیا، عدل اور استقامت سے دور کردیا، سیدھے راستے پر چلنے سے روکا جبکہ اللہ تعالیٰ نے صرف اور صرف سیدھے راستے پر چلنے کا حکم دیا ہے اور متفرق راستوں سے بچنے کا حکم دیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ’’اور بے شک یہی میرا سیدھا راستہ ہے لہٰذا تم اس راستے کی اتباع کرو اور دوسری راہوں کی اتباع و پیروی نہ کرو اس لیے کہ متفرق راہیں تمہیں اللہ کے راستے سے بھٹکا دیں گی، جدا کردیں گی۔ اس کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں تاکیدی حکم دیا ہے تاکہ تم پرہیزگاری اختیار کرو۔

آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ صراط مستقیم کو واحد کے صیغے سے بیان کیا ہے۔ جس کا صاف اور واضح معنی یہ ہے کہ اللہ کی راہ، قرآن کی راہ، رسول کی راہ ایک ہی ہے، ایک سے زیادہ نہیں ہیں اس لیے پیروی صرف ایک ہی راہ کی کرنی ہے کسی دوسری راہ کی نہیں، یہی ملت مسلمہ کی وحدت اور اجتماع کی بنیاد ہے، اس ایک راہ سے ہٹ کر امت مسلمہ مختلف فرقوں اور گروہوں میں بٹ گئی حالانکہ اسے تاکیدی حکم دیا گیا کہ وہ دوسری راہوں کو اختیار نہ کریں اس لیے کہ دوسری راہیں اللہ کے رسول ﷺ سے جدا کردیں گی۔

ایک مقام پر اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا ہے کہ دین کو قائم رکھو اور اس میں پھوٹ نہ ڈالو، گویا اسلام میں اختلاف اور تفرقہ کی قطعاً اجازت نہیں دی ہے دین اسلام ہی کی اللہ تعالیٰ نے اتباع کرنے کا حکم دیا ہے اور محمد ﷺ کے راستے کو ہی اختیار کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ یہ دین اسلام دین صافی ہے، صاف ستھرا چشمہ ہے۔

اسلامی بھائیو! بے شمار حدیث اس امر پر دلالت کرتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے رسول اکرم حبیب مصطفیٰ ﷺ نے دین اسلام پر چلنے کا حکم دیا ہے سنت کی اتباع کرنے کا حکم دیا ہے۔ بدعت اور دین میں نئے نئے کاموں کو جاری کرنے سے منع فرمایا ہے، اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قیامت کے دن بہت سے چہرے چمکتے ہوں گے اور بہت چہرے سیاہ اور کالے ہوں گے۔ صاف ظاہر ہے کہ سنت پر عمل پیرا افراد کے چہرے چمکتے ہوئے ہوں گے اور بدعت کے پیروں کاروں کے چہرے کالے ہوں گے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سنت پر عمل پیرا افراد کے چہرے روشن ہوں گے اور بدعت کے پیروں کاروں کے چہرے کالے ہوں گے، اسی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا بے شک ایسے لوگ جنہوں نے دین کو جدا جدا کردیا اور وہ لوگ گروہ گروہ میں تقسیم ہو گئے آپ کا ان سے کوئی تعلق نہیں ہے ان کا معاملہ اللہ کے حوالے ہے پھر وہ جو کچھ کیا کرتے ہیں اللہ اس سے انہیں باخبر کردے گا۔

اس آیت کریمہ میں یہود ونصاریٰ اور بعض مشرکین یا مشرک جو بتوں کی پرستش کرتے ہیں بلکہ یہ آیت عام ہے اس میں تمام گروہ کے

ساتھ وہ سب لوگ داخل ہیں جو اللہ کے دین کو اور رسول اللہ ﷺ کے راستے کو چھوڑ کر دوسرے دین یا دوسرے طریقے اور کسی ایک شخص کی رائے کو ہی حرف آخر اور مستند قرار دے کر اپنا راستہ علیحدہ بنا لیتے ہیں، دین کو متفرق کرنے والوں کے متعلق حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اس سے مراد اس امت کے وہ افراد بھی ہیں جو اصحاب البدعہ اور اصحاب الضلالہ جو بدعتوں اور گمراہیوں کو عروج بخشنے والے ہیں، اسلام کے سامنے سرخم تسلیم کرنے والے مسلمانوں ہمارے سردار نبی حضرت محمد ﷺ نے بدعت اختیار کرنے اور بدعتیوں کی راہ پر چلنے سے منع فرمایا ہے نہایت ہی سختی سے روکا اور تنبیہ فرمائی ہے۔ لہٰذا کسی بھی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ آپ کے حکم کی خلاف ورزی کرے حتی کہ وہ اسلام جیسے سیدھے اور مستقیم منہج اور راستے سے ہٹ جائے اسی وجہ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہمارے دین کے معاملے میں کوئی ایسا نیا کام ایجاد کرے جو دین اسلام میں نہیں ہے تو مردود ہے یعنی بدعت کو قبول نہیں کیا جائے گا۔

امام مسلم نے بھی ایک روایت نقل کی ہے اس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ایسا عمل یا ایسا کام کرے جس کے کرنے کے لیے حکم نہیں دیا گیا تو وہ بھی قبول نہیں کیا جائے گا۔ اہل علم نے کہا ہے کہ یہ حدیث شریف انتہائی علم رکھتی ہے اس لیے اس میں رسول اللہ کی مخالفت کرنے والوں سے منع کیا گیا ہے ہمارے نبی ﷺ خیر و سلامتی اور امن و سکون چاہتے تھے اور ہم میں خیر دیکھنے کے خواہشمند تھے اسی وجہ سے نبی ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے لیے میری سنت اور میرے بعد آنے والے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت کو اختیار کرنا لازمی اور ضروری ہے اسے مضبوطی سے تھام لینا۔ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ نئی نئی باتو کو پیدا کرنے سے اپنے آپ کو بچاؤ اس لیے کہ دین میں ہر نئی بات کا پیدا کرنا بدعت ہے اور ہر بدعت ضلالت اور گمراہی ہے اور گمراہی جہنم لے جانے والی ہے۔

آپ ﷺ ہمیشہ اپنے خطبے میں فرمایا کرتے تھے یعنی سب سے بہترین اللہ کی کتاب کی بات ہے اور راستوں میں سے سب سے بہتر راستہ اللہ کے رسول محمد ﷺ کا راستہ ہے اور ہر امور میں سب سے بدترین امر دین میں نئی نئی باتوں کی ایجاد ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم لے جانے والی ہے آپ ﷺ کے بعد صحابہ رضوان اللہ اجمعین سنت پر عمل کیا کرتے اور ایسی عبادت کرنے سے احتراض کرتے تھے جس کا حکم رسول ﷺ نے نہیں دیا، تمام بدعتی امور سے وہ بچتے تھے اور بدعت والے اعمال کی وہ مذمت کرتے تھے اور جو لوگ آپ کے بعد دین اسلام کی تعلیم کے خلاف عمل کیا کرتے انہیں سختی سے منع کرتے۔

سنن ابوداؤد میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہر ایسی بدعت یا ہر ایسی عبادت جسے رسول ﷺ کے صحابہ رضوان اللہ علیہ اجمعین نے نہ کیا ہو تم لوگ اسے نہ کرو اس لیے کہ ہم سے پہلے جو لوگ گذرے ہیں انہوں نے کوئی چیز اپنے بعد آنے والوں کے لیے نہیں چھوڑی جو بعد میں کرنے کا حکم دیا ہے۔ جو کام نبی ﷺ نے کرنے کا حکم دیا ہے جو صحابہ نے کیا ہے لہٰذا تم بھی وہی کام کرو جو صحابہ نے کیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے خادم حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو کہ رات دن نبی ﷺ کے ساتھ رہا کرتے تھے سفر میں یا حضر میں ہر وقت آپ کی خدمت کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا اس امت کے لیے ضروری ہے کہ وہ ہمارے نقش قدم کی پیروی کرتی رہے تو تمہارے تمام اعمال قبول کیے جائیں گے ورنہ امت مسلمہ کو برابر سمجھا جائے گا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو کچھ ہم کرنے کا حکم دیتے ہیں ان کا کرنا امت پر واجب ہے انہیں بدعت سے بچنا چاہیے۔

اسلامی بھائیو! بدعت کیا ہے؟ ہر ایسی نئی چیز جس کا وجود دین میں نہ ہو اور اسے دین سمجھ کر کیا جائے اس کے متعلق رسول اللہ ﷺ کا کسی قسم کا کوئی فرمان نہ ہو جسے خلفاء اور چاروں خلیفاؤں نے نہ کیا ہو اسے عبادت سمجھ کر کیا جائے اللہ کی قربت سمجھا جائے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے ایسی عبادت کرنے کا حکم نہ دیا ہو، دین میں کسی قسم کی بھی عبادت یا بدعت حسنہ کا وجود نہیں ہے۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے ایک ہی جملے میں تمام بدعتوں کو ضلالت و گمراہی قرار دیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہر قسم کی بدعت گمراہی و ضلالت ہے اس جملے سے کوئی ایسا کلیہ ظاہر نہیں ہوتا کہ کسی قسم کی بدعت حسنہ بھی ہو سکتی ہے یہ ظاہری اور باطنی عبادتوں میں نہ ہی اعتقادات میں اور نہ ہی اعمال میں اور نہ عبادتوں میں کوئی بدعت حسنہ ہے۔

امام دار الہجرہ مالک بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جس نے اسلام میں کسی قسم کی بدعت جاری کی وہ اسے حسن بھی سمجھتا رہا اور اسے اچھا سمجھتا ہے تو ایسا شخص اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ العیاذ باللہ محمد ﷺ نے رسالت اور پیغام الٰہی پہنچانے میں خیانت کی ہے جب کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آج میں نے تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا، دین کے مکمل ہونے کا یہ واضح ثبوت ہے امام مالک فرمایا کرتے تھے جب تک دین مکمل ہے اس وقت تک مدینہ بھی ہے اور جب دین ہی باقی نہ رہے گا تو مدینہ بھی

نہ رہے گا۔

اے علمائے اسلام دین اسلام ایک امانت ہے جو تمہارے سپرد کیا گیا ہے دین اسلام تم سے مطالبہ کرتا ہے کہ تم دین اسلام اور سنت پر عمل کرنے والے اور اس کی تعلیمات کو پھیلانے والے بن جاؤ، سنت کا اظہار کرنے والے بنو، اور اس کی دعوت دینے والے بن جاؤ جس قدر بھی ہو سکے تمہاری دعوت قرآن وسنت کی دعوت ہو اور اس پر تمہارا عمل بھی ہو۔

ولید بن مسلم سے کہا گیا کہ علم ظاہر کرنے سے کیا مراد ہے فرمایا کہ نبی ﷺ کی سنت کا اظہار کرنا ہی اظہار علم ہے۔ مسلمانوں اس بات پر غور کرو کہ جو لوگ بدعتوں اور اہل بدعت کے اعمال پر سکوت وخاموشی اختیار کیے ہوئے ہیں اور بدعت اس طرح رائج ہو رہی ہے جیسے ان کے کرنے کا حکم دیا گیا ہو، لوگ حرام چیزوں پر بھی خاموش ہیں تو سوچ لو اس کا انجام نہایت ہی بھیانک ہوگا اور سلف صالحین کا یہ حال تھا کہ جب وہ کسی قسم کی بدعت دیکھتے تو اس سے وہ خاموش نہ رہتے بدعت کے مقابلے میں ڈٹ جایا کرتے اور کرنے والوں کو اس سے روکا کرتے لوگوں کو بتایا کرتے ان کے اعمال کا کرنا بدعتوں کا کرنا سنت سے ثابت نہیں ہے لوگوں کو ان کی بدعتوں سے بچنے کی تاکید کرتے۔

لیکن آج کون ہے جو سلف صالحین کے طریقے پر چل کر بدعت سے روک رہا ہو، اس سے منع کر رہا ہو، جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اعمال بدعت کرنے سے اسے اللہ تعالیٰ کی نزدیکی اور قرب حاصل ہوگا ان کی خام خیالی ہے اگر کوئی غلطی یا لاپرواہی سے یا کوئی ایسا عمل کر رہا ہے تو وہ بدعتی نہیں ہے اس کی جہالت ونادانی ہے۔ سلف صالحین ہر بدعت پر حجت قائم کرتے، دلیل سے سمجھاتے اور حکمت اختیار کیا کرتے تا کہ بدعت کرنے والے بدعت سے باز آجائیں۔ اگر کوئی حق قبول کرنے سے انکار کرتا اکڑ جاتا تو ایسے شخص سے نظر پھیر لیا کرتے بلکہ بعض سلف صالحین کا یہ حال تھا کہ کوئی بدعتی آتا تو اس کے سوال کا جواب نہ دیتے وہ بیمار ہوتا تو اس کی عیادت نہ کرتے اور نہ اس سے ملاقات کرتے وہ کسی قسم کی خبر لاتا تو خبر تسلیم نہیں کرتے تا کہ اس کی وجہ سے لوگوں میں کسی قسم کا شر پیدا نہ ہو اس نے کتاب وسنت کے خلاف کوئی نئی بدعت قائم نہ کر لی ہو ایسے بدعتی افراد سے سلف صالحین رحمۃ اللہ علیہم دوری اختیار کر لیتے تا کہ کسی قسم کا فتنہ پیدا نہ ہو۔ مسلمانوں اللہ کے رسول ﷺ کے اس فرمان کو مضبوطی سے تھام لو آپ کی ہدایت پر عمل کرو، دنیا اور آخرت کی بھلائی حاصل کر لو گے، اسی میں دونوں جہاں کی سعادت اور نیک بختی ہے۔

ایمان والے اسلامی بھائیو! کوئی بھی ایسا عمل یا فعل جس کی کوئی شرعی دلیل نہ ملتی ہو اور ایسی عبادت جس کا قرآن وسنت سے ثبوت نہ ملے اگرچہ آپ اسے حسن ارادہ اور حسن نیت سے ہی کیوں نہ کیا، وہ تمام بدعت ہے اور غیر مقبول ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس میں کسی قسم کا اجرو ثواب نہیں ہے۔ جیسے حبیب مصطفیٰ ﷺ کی پیدائش کا دن منانا، محفل میلاد منعقد کرنا صرف خصوصیت سے پندرہ شعبان کو رات بھر جاگنا اور خصوصیت سے اسی دن کا روزہ رکھنا، رات میں جاگنا، قبروں کو سجانا اور قبرستان میں چراغاں کرنا اور اس میں صلوٰۃ عبدیہ کا خصوصیت سے پڑھنا ان تمام امور کے کاموں کا ان جیسے کسی بھی عمل کا شریعت اسلامی میں ثبوت نہیں ہے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس کی اس دن نمازیں اور عبادتیں غیر مقبول ہیں اور بدعت ہے اس سلسلے میں ایک موضوع روایت کو عام طور سے بیان کیا جاتا ہے کہ اے علی جو بھی شخص پندرھویں شعبان کی رات 100 رکعت نماز ادا کرے اور ہر رکعت میں 10 مرتبہ قل ھو اللہ پڑھے تو اس کی دنیاوی تمام ضروریات مکمل ہوتی ہیں اس قسم کی تمام روایات من گھڑت اور موضوع ہیں رسول اللہ ﷺ سے اس کی کوئی دلیل نہیں ہے اس سلسلے میں کوئی حدیث وارد نہیں ہے خصوصیت پندرھویں شعبان کی عبادت نبی اکرم ﷺ نے نہ کی ہے اور نہ ہی آپ کے صحابہ رضوان اللہ اجمعین نے کی ہے بلکہ ایک شعبان سے پندرہ شعبان تک روزے رکھنے کا ثبوت ملتا ہے لہٰذا جو روزے رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے دور کر دے گا۔

اے مسلمانوں اللہ کے رسول ﷺ کی سنت اختیار کرو، یہی صراط مستقیم ہے، اسی میں سعادت اور بھلائی ہے ہر قسم کی اچھی بدعت جس کا شریعت سے کوئی ثبوت نہیں اسے ترک کر دو، اللہ رب العزت کی رضا اور خوشنودی حاصل کرو اور آخرت میں فلاح و بہبودی اور کامرانی پاؤ۔ اسی پر امام صاحب نے جمۃ المبارک کا خطبہ دعائیہ کلمات پر ختم کیا۔

☆..........☆..........☆

**کلیال وادی سون چلو**

تبلیغی واصلاحی پروگرام 8 مئی کو حافظ عبدالغفار اعوان، حافظ عابد سلمان روپڑی، حافظ محمد اسلم شاہدروی کے خطاب عام ہوں گے۔ علاقہ بھر کے لوگوں سے شرکت کی اپیل کی جاتی ہے۔

[منجانب: قاری شاہ محمد ربانی]

# وحی الٰہی کا انکار اور ہماری بے حسی

قسط: 1 عطا محمد جنجوعہ

رب ذوالجلال نے امت مسلمہ کے اتحاد، یکجہتی کے لیے قرآن حکیم میں راہنما اصول بیان کیا ہے۔

''اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو رسول اللہ ﷺ کی اور تم میں سے اختیار والوں کی پھر اگر کسی چیز میں اختلاف کرو تو اسے لوٹاؤ اللہ کی طرف اور رسول اللہ کی طرف۔ اگر تمہیں اللہ تعالیٰ پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہے۔ یہ بہت بہتر اور باعتبار انجام کے، بہت اچھا ہے۔[النساء:۵۹]

''حکم صرف اللہ ہی کا ہے''لیکن چونکہ رسول اللہ ﷺ خالص منشاء الٰہی ہی کا مظہر اور اس کی مرضیات کا نمائندہ ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے ساتھ رسول ﷺ کے حکم کو بھی مستقل طور پر واجب الاطاعت قرار دیا ہے اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی اطاعت، دراصل اللہ کی اطاعت ہے۔

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ .[النساء:۸۰]

''جس نے رسول ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی''

جس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے ہے حدیث بھی اسی طرح دین کا ماخذ ہے جس طرح قرآن حکیم تاہم امراء، حکام اور فقہاء کی اطاعت بھی بہت ضروری ہے جب تک وہ عوام کو صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بات بتلائیں۔ لیکن اگر وہ اس سے انحراف کریں تو عوام کے لیے ان کی اطاعت بھی ضروری نہیں۔

اللہ کی طرف لوٹانے سے مراد قرآن کریم اور رسول ﷺ سے مراد، اب حدیث رسول ﷺ ہے یہ تنازعات کے ختم کرنے کے لیے ایک بہترین اصول بتلا دیا گیا ہے۔[ماخوذ احسن البیان صفحہ ۲۳۱]

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں متعدد بار ایسے حالات رونما ہوئے کہ امت مسلمہ کی آراء ایک دوسرے سے متصادم ہو گئیں تو ان نزاعی امور کے حل کے لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اللہ کا قرآن اور نبی ﷺ کا فرمان سنایا تو صحابہؓ نے تعصب اور ہٹ دھرمی کا مظاہرہ نہیں کیا بلکہ کتاب وسنت کے موقف سے رجوع کر لیا اور باہم شیر وشکر ہو گئے انہوں نے امیر المومنین کے حکم پر اسلام کی خاطر جان و مال کا نذرانہ پیش کیا۔ روم وایران کے محکوموں کو بندوں کی غلامی سے نکال کر اللہ کی بندگی کا درس دیا۔

جب دشمنان اسلام کو عسکری میدان میں شکست کا سامنا ہوا تو انہوں نے امت کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی ٹھان لی۔ مخبر صادق ﷺ نے کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم دیا تھا۔ دشمنوں نے قرآن وحدیث سے انحراف وتغیر وتبدل کرنے کی پالیسی کو اپنا ہدف بنالیا۔

فکری یلغار سے متاثر ہو کر امت مسلمہ کے ایک گروہ نے دعویٰ کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے قرابت کی وجہ سے خلافت کے حقدار حضرت علیؓ تھے اس سیاسی تحریک نے رفتہ رفتہ مذہبی فرقہ کی صورت اختیار کر لی جنہوں نے دینی امور کے لیے اپنے ائمہ کرامؒ کے اقوال کو ہی حجت تسلیم کیا۔ ان کے ردعمل میں خوارج نمودار ہوئے جن کے نزدیک خلافت اہل بیت یا قریش کا موروثی حق نہیں تھا بلکہ وہ ہر صحیح مسلمان کو اسی کا مستحق قرار دیتے تھے۔ اگرچہ تو مسلموں میں ان تحریکوں کے اثرات سرایت کر گئے تاہم یہ تحریکیں بے شمار فرقوں میں بٹ گئیں۔ خوارج کا ایک فرقہ نجدہ صرف قرآن پاک پر عمل کرنے کا قائل تھا۔ مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی، خوارج کے اعتقادات بیان کرتے ہیں۔

''انکار حدیث کے فتنہ کی بنیاد سب سے پہلے خوارج نے رکھی کیونکہ ان کے عقائد کی بنیاد ہی اس پر تھی، جو بات قرآن سے ملے گی اسے اختیار کریں گے چنانچہ ان کے یہاں بڑی حد تک احادیث کا انکار پایا جاتا ہے اور اسی انکار حدیث کا نتیجہ تھا کہ انہوں نے رجم کے شرعی حد ہونے سے انکار ہی اس بنا پر کیا تھا کہ قرآن کریم میں اس کا ذکر نہیں ہے۔''

[عظیم فتنہ صفحہ ۲۲ بحوالہ محدث، فتنہ انکار حدیث نمبر ۱۱۸]

جب اسلام عرب کی سرزمین سے نکل کر اہل عجم میں پھیلا اور اس کے ساتھ یونانی فلسفہ اور منطق کی ترویج ہوئی تو مختلف دینی عقائد اور احکام ومسائل زیر بحث آئے، فرقہ معتزلہ اس دور کی پیداوار ہے۔ انہوں نے حق کے معیار کے لیے عقل کو فیصلہ کن حیثیت دی اور اسلام کے احکام کو عقلی تقاضوں کے مطابق بنانے کی کوشش کی، مگر اس رستے میں رسول اکرم ﷺ کی سنت حائل تھی۔

چنانچہ انہوں نے حدیث کی صحت کے لیے عقل کی کسوٹی کو ضروری قرار دیا تھا توحید اور آخرت پر منفرد اور انوکھے نظریات کے علاوہ معتزلہ کا سب سے اہم عقیدہ یہ تھا کہ قرآن مخلوق اور حادث ہے۔

اسماعیلی عقائد کے بارے میں صاحبزادہ عبدالرسول بیان کرتے ہیں ''اسماعیلی عقائد میں سب سے دلچسپ اور اہم عقیدہ یہ تھا کہ قرآن کے الفاظ کے دو معانی ہیں، ایک ظاہری اور ایک باطنی۔ دین کا اصل مدعا یہ ہے کہ احکام خداوندی کے باطنی اور اصلی معانی معلوم کیے جائیں کیونکہ ظاہری الفاظ تو محض پردہ ہیں جن کے پیچھے اصل معانی کو چھپا دیا گیا ہے تاکہ نا اہل افراد ان کی حقیقت تک نہ پہنچ سکیں۔ جہاں تک باطنی معانی کا تعلق ہے وہ صرف امام وقت ہی جانتا ہے وہ کسی آیت کا جس طرح بھی مطلب کرے وہی صحیح ہوگا اس لیے امام کی کورانہ اطاعت ہی میں خدا کی رضا جوئی کا راز مضمر ہے اس نظریہ کی آڑ میں اسماعیلی، قرآنی آیات کی مختلف تاویلیں پیش کرتے تھے اور ان کا ترجمہ اپنی حسب منشا کرتے تھے۔ [تاریخ اسلام ص ۵۲۰]

چونکہ وہ حدیث کو ترک کیے بغیر من مانی تاویلات اور مذموم عقائد یعنی جدیدیت کو فروغ نہیں دے سکتے تھے۔ اس لیے مذکورہ فتنوں کی غرض وغایت یہ رہی کہ کسی نہ کسی طرح قرآن حکیم کو نبی ﷺ کی عملی تفسیر سے جدا کر دیا جائے۔ نو مسلم عجمی ان فتنوں سے متاثر ہوئے حتیٰ کہ بعض امراء نے بھی ان فتنوں کی سرپرستی کی تاہم ان فتنوں کے داعی اپنے جدید نظریات کو تقویت دینے کے لیے نقلی دلائل کی عقلی تاویلیں کرتے تھے۔

اس لیے علماء حق امام حافظ ابن قیمؒ، امام غزالیؒ، ابن حزمؒ حافظ محمد ابراہیمؒ اور امام ابن تیمیہؒ نے قرآن وحدیث کی روشنی میں اطاعت رسول ﷺ کے ساتھ ساتھ منکرین حدیث کے نظریات کی تردید کی۔ امام احمد بن حنبلؒ نے عزیمت کا انمٹ نمونہ پیش کیا۔ یہی وجہ ہے کہ تیسری صدی کے بعد خوارج اور معتزلہ کے فتنے مٹ گئے۔ خلافت اسلامیہ کے دور انحطاط میں مرکزی حکومت کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی تو صوبائی خودمختاری کی وباء پھوٹ پڑی۔ یہود ونصاریٰ نے موقع کو غنیمت سمجھا۔

یہ صلیبی جنگیں 1097ء سے 1291ء تک شام وفلسطین کی مقدس سرزمین میں لڑی گئیں۔ جہاں یورپی سپاہیوں نے خون ریزی، سفاکی اور بداخلاقی کا جو کھیل کھیلا تاریخ میں اس کی مثال مشکل سے ملے گی کیا دوسال تک لڑی جانے والی صلیبی جنگ میں مسلمانوں کی معاشرت وسیاست، یورپ سے متاثر ہوئی؟

جناب صاحبزادہ عبدالرسول اس کے نتائج بیان کرتے ہیں ''صلیبی جنگوں نے اسلامی معاشرہ، سیاست اور ثقافت میں کوئی اثرات پیدا نہ کیے۔ تاریخ اسلام میں ان کی حیثیت محض ایک سانحہ کی تھی، جس نے وقتی طور پر امت کے ایک حصہ کو پریشان کیا، مگر جلد ہی امت نے کوئی مستقل اثر قبول کیے بغیر اسے فراموش کر دیا۔ اسلامی دنیا کی ثقافت یورپ کے مقابلے میں اس قدر بلند پایہ تھی کہ یورپ سے تاثر لینے کا سوال ہی پیدا نہ ہو سکتا تھا۔ [تاریخ اسلام ۵۱۳]

خلافت اسلامیہ کے دور میں یہود ونصاریٰ کی منفی سرگرمیاں مسلمانوں میں غیر موثر کیوں ثابت ہوئیں۔ اس دور کی عدالتوں میں پبلک معاملات کے فیصلے کتاب وسنت کی روشنی میں صادر ہوتے تھے اسلامی علوم کے ماہر قاضی القضاۃ کے عہدہ پر فائز ہوتے تھے۔ جو اپنی مرضی سے مقامی عدالتوں میں قاضی مقرر کرتے، وہ فقہ اسلامی کے مطابق فیصلے صادر کرتے تھے۔ رشوت، سفارش کو معیوب سمجھا جاتا تھا۔ اگرچہ معاشرہ میں فقہی اختلاف ضرور تھا لیکن قرآن وحدیث کو اتھارٹی حاصل تھی، جن کو بنیاد بنا کر من مانی تاویلیں کی جاتی تھیں۔ جو تحریف قرآن کے قائل تھے وہ بھی متوقع مخالفت کے خوف سے اپنے عقیدہ کا واضح اظہار نہ کر سکتے تھے۔ تعلیمی اداروں میں طبقاتی تقسیم نہ تھی، پرائمری مدارس میں دینی تعلیم وتزکیہ کا خصوصی اہتمام ہوتا تھا۔ اعلیٰ تعلیمی اداروں میں تفسیر، حدیث کے علاوہ

دنیوی تعلیم پر بھی خصوصی توجہ دی جاتی تھی۔ بادشاہ، امراء کے بچے بھی انہی درسگاہوں میں پڑھتے تھے۔

یہی وجہ ہے کہ اکثر امراء وسلاطین صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ بعض خلفاء تو حافظ قرآن بھی تھے، تاہم بعض امراء لہولعب کا شکار ہو گئے مگر وہ اعلانیہ شرعی احکام کی خلاف ورزی نہ کرتے تھے جبکہ وہ اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لیے علماء سے رجوع کرتے تھے، علماء حق تو انکار کر دیتے۔ عصر حاضر میں ملیہ اسلامیہ کے حالات واقعات یکسر مختلف کیوں ہیں۔ ان کی سیاست ومعیشت، معاشرت، تعلیم اور عدلیہ پر مغربی فلسفہ کا غلبہ ہے، اس کی بنیادی وجہ کیا ہو سکتی ہے؟

یہودیوں نے یورپ کے عیسائیوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دوبارہ آمد کا واویلا مچا کر انہیں فلسطین پر لشکر کشی کے لیے اکسایا ان صلیبی جنگوں میں تقریباً 70 ہزار انسان ہلاک ہوئے، لیکن عیسائیوں نے یہود کے لیے اس سے بدتر سزا تجویز کی، ان کے کلیساؤں میں جس میں انہوں نے پناہ لے رکھی تھی آگ لگا دی اور انہیں زندہ جلا دیا گیا۔ چنانچہ یہودی ربیوں نے سترہ سو سال میں ذلت ورسوائی کے تاریخی تجربے پر غور وفکر کیا اور اسلامی، یونانی اور رومی فلسفوں کی روشنی میں تجزیہ کیا کہ مذہبی حمیت کو مدھم کیا جائے۔ محترم ڈاکٹر جاوید اکبر انصاری کے بقول اٹھارھویں صدی میں جس فکر نے عیسائیت کو شکست دی اس کی دو شاخیں تھیں۔

1۔ تحریک تنویر Enlightenment

2۔ تحریک رومانویت Romanticism

مغربی تہذیب کے بنیادی تصورات، عقائد ونظریات فی الحقیقت ان دونوں تحریکوں ہی سے نکلے ہیں۔

**تحریک تنویر کی علمیات:**

یہ دونوں تحریکیں بنیادی طور پر وحی کا انکار کرتی ہیں، ان ہی معنوں میں یہ عیسائیت کا بھی انکار ہیں۔ پروٹسٹنٹ (portestanism) عیسائیت نے اس انکار کا اولین جواز فراہم کیا تھا۔ پروٹسٹنٹ ازم کا بانی لوتھر کفر کے غلبہ کے سلسلہ میں اصل مجرم ہے۔ عقل انسانی کو وحی کی تعبیر اور تفسیر کا واحد ذریعہ قرار دے کر اور اجماع کی حجت کو رد کر کے اس نے انکار وحی کی تحریکوں کے لیے زمین ہموار کی۔ اس نے عیسائی تناظر میں وحی کے انکار کی عمومی قبولیت کے لیے بنیادیں فراہم کیں۔ وحی کے انکار سے مراد یہ ہے کہ عقل استقرائی Inductive Reason اور عقل استخراجی Deductive Reson کو استعمال کر کے حقیقت (Onto logy) تک رسائی ہو سکتی ہے۔

عقل، وحی اور علم لدنی کے بغیر ان سوالات کا جواب دے سکتی ہے کہ انسان کیا ہے؟ انسان کی کائنات میں حیثیت کیا ہے؟ تم کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟ کہاں جاؤ گے؟ ان سب سوالات کے جوابات عقل استقرائی اور عقل استخراجی کی مدد سے دیے جا سکتے ہیں۔ عیسائیت یہ کہتی تھی کہ ان سوالات کا جواب وحی کے بغیر نہیں دیا جا سکتا، اسلام بھی یہی کہتا ہے۔

**تحریک رومانویت کی علمیات:**

تحریک تنویر کے برعکس تحریک رومانویت کے نزدیک حقیقت کو براہ راست "دیکھا" (Intution) جا سکتا ہے اور اس کو براہ راست دیکھنے کے ذرائع انسانی، جبلتوں خواہشات اور احساسات کی آلہ کار ہیں۔ تحریک رومانویت نے تحریک تنویر کے برعکس انسانی جبلتوں، خواہشات واحساسات کو بنیادی ذریعہ علم تصور کیا جاتا ہے۔ غرض تحریک رومانویت کے مطابق بنیادی ذریعہ علم Intuiluition ہے اور عقل خواہشات کی نوکر ہے، (Reasonisth e slave of desire) اور اصل میں حقیقت تک رسائی کا ذریعہ وجدان ہے۔

**روسو کے نزدیک تنویر اور رومانویت کا ادغام:**

جس شخص نے ان دونوں تحریکوں کو باہم ملا دیا وہ "روسو" تھا۔ اس کے خیال میں انسان بنیادی طور پر خیر ہے اور ہمیشہ خیر کا طالب ہوتا ہے انسانی خواہشات، جبلتیں، احساسات فطرتاً پاک ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انسان اپنے ارادے کے تحت جس چیز کو پسند کرتا ہے وہ عموماً فلاح ہے۔ انسان خود بخود بغیر کسی وحی کے، بغیر کسی راہنمائی کے بذات خود اس چیز کا مکلف ہے کہ وہ ارادہ عمومی کے ذریعے خیر کا تمنائی ہو، ہر فرد کا ارادہ، ارادہ عمومی کا اظہار اس لیے ہے کہ ہر فرد بنیادی طور پر خیر ہے۔

یہی ارادہ عمومی کا تصور جمہوریت اور سرمایہ داری کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ (General will always wills human welfare) ارادہ عمومی ہمیشہ انسانی فلاح کا ارادہ کرتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ انسانی ذات فی نفسہٖ خیر ہے۔ (The self is essantially) اس کا منطقی نتیجہ یہ ہے کہ خیر کے ادراک اور خیر پر عمل پیرا ہونے کے لیے وحی کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مغربی تہذیب دعویٰ کرتی ہے کہ حقیقت تک وحی الٰہی کے بغیر عقل اور جبلتوں کی بنیاد پر رسائی ممکن ہے۔

[تلخیص "جریدہ" نمبر 29 جامعہ کراچی صفحہ 458 تا 461]

یورپی عیسائی مذہب کے پیروکار تھے، چونکہ حضرت عیسیٰؑ نے وحی الٰہی کے احکام لوگوں کو زبانی سمجھائے تھے ان کے عقیدت مند بھی زبانی دوسروں تک احکام پہنچاتے رہے، کافی عرصہ بعد جب مسیحیت کے پیروکاروں سے تقاضا کیا گیا کہ یسوع مسیح کے حالات اور انجیل کے احکام دکھاؤ تو چوتھی صدی عیسوی میں جن عیسائیوں نے لکھنے کا کام شروع کیا ان کی زبان یونانی تھی، حالانکہ عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سریانی یا آرائی تھی۔ مرتبین نے حضرت عیسیٰ سے منسوب کسی قول یا واقعہ کی سند بیان نہیں کی۔ یہی وجہ ہے کہ ستر کے قریب انجیلیں لکھی گئیں جو ایک دوسرے سے مختلف تھیں۔ یہ تضاد اور تحریف فطری امر تھا کیونکہ انجیل دائمی ضابطہ حیات نہ تھا اور نہ ہی اللہ نے اس کو لاریب کیا، اس کے ضابطے ظہور قدوسی تک محدود وقت کے لیے تھے۔

اٹھارہویں صدی کے عیسائی، الہامی مذہب کی تعلیم سے کوسوں دور ہو چکے تھے، خدا خوفی اور فکر آخرت کے عقائد فراموش کر چکے تھے۔ چنانچہ محرف انجیل اور پادری، تحریک تنویر اور رومانویت کا موثر توڑ پیش نہ کر سکے۔

تحریک تنویر یعنی عقلیت کا حملہ عیسائی مذہب پر ہوا، مذہبی احکام کو سائنسی فکر کی کسوٹی سے پرکھا گیا تو وہ انسانی عقل کے معیار پر پورے نہ اترے، چنانچہ عیسائی پادریوں نے مذہب و سیاست میں جدائی کے نظریہ میں اپنی عافیت سمجھی۔

مغرب کے خیال میں عقلیت ہی اصل حقیقت تھی، جس سے تمام علوم کا احاطہ کیا جا سکتا ہے، ہر شخص اپنی عقل کو استعمال کر کے اور اپنی مرضی کے مطابق فیصلے کرنے میں بالکل آزاد اور حق بجانب ہے جو بات اس کی عقل میں نہیں آتی تھی یا اس کے حواس تصدیق نہ کرتے وہ بے حقیقت ہے۔ اس کا انکار لازم ہے یہی نظریہ گمراہ سائنسی فکر میں تبدیل ہو گیا جسے (Scientific Method) کہتے ہیں۔ تحریک تنویر نے انسانی عقل کو عقل کل بنا دیا، جب یورپ، جدید فلسفیوں کے نظریات عقل و وجدان، تصور خیر و حق کا علمی و سطحی انداز میں تسلی بخش جواب نہ دے سکے۔ تو انقلاب فرانس کے لیے فضا سازگار ہو گئی، رفتہ رفتہ پورا یورپ انسان کے عقلی نظام کی لپیٹ میں آ گیا۔

یورپی ریاستوں میں جو اختیارات پوپ یا بادشاہ کو حاصل تھے وہ کروڑوں عوام میں منتقل ہو گئے۔ معاشرت، معیشت، عمرانیات و سیاسیات میں عقل و وجدان کی بنیاد پر کثرت رائے سے قانون اور ضابطے بننا شروع ہو گئے، یورپی اقوام نے اپنی مسلم کالونیوں میں ماڈریشن کے عمل کو تدریجی انداز میں رائج کیا اور وحی الٰہی کے احکام کو بے دخل کیا۔ برصغیر پاک و ہند میں بھی یہی طریقہ آزمایا گیا، تجزیہ پیش خدمت ہے۔

''لارڈ کارنوالس نے 1790ء میں ہندوستانی عدالتی دیوانی نظام کو فرسودہ بے کار قرار دے کر نیا نظام عدالت قائم کیا اس تبدیلی کی بنیاد اس نقطہ نظر پر رکھی گئی کہ اسلامی قانون فوجداری زبردست نقائص کا حامل ہے لہٰذا شرعی قانون کی اینگلو محمڈن قانون کی شکل میں ترمیم کر دی گئی۔ اسلامی قانون سزا، مغربی استعمار، برطانیہ کے لیے ناقابل قبول تھا لہٰذا کارنوالس کے عہد میں جرم کبیر کو نجی جرم کے بجائے سماجی جرم قرار دیا گیا، دیت متروک قرار دی گئی اور انتہائی جسمانی سزا مثلاً اعضاء کی قطع و برید یا جسمانی ایذاء رسانی کی جگہ شدید مشقت کی سزا رکھی گئی تھی۔

1803ء میں مسلمان قانون تعزیز میں ترمیم کی گئی اور 1817ء میں زنا یا حرام کاری کی سزا کم کر کے تیس کوڑے اور قید کی سزا لاگو کی گئی۔ 1832ء تک برصغیر پاک و ہند سے اسلام ریاست کی سطح سے مکمل طور پر بے دخل کر دیا گیا اور مغربی فکر و فلسفہ اسلامی قانون کی جگہ حاکمیت جمہور (Public Order) بن گیا۔

[جریدہ نمبر 29 جامعہ کراچی، صفحہ 42]

برطانوی دار العلوم کا قانون، ہندوستان میں عبوری طور پر نافذ ہو گیا۔ بعد ازاں ہندوستان کی منتخب پارلیمنٹ نے توثیق کر دی۔ آپ اس طریقہ کار سے وضع کیے ہوئے قوانین کا تجزیہ کریں تو وہ مغربی فلسفے، عقلیت اور انسانیت کا عملی مظہر ہیں۔ لنکن کی تعریف اس کا بین ثبوت ہے عوام کی حکومت، عوام کے ذریعے، عوام کے لیے۔

عام فہم لوگوں کے ادراک کے لیے اس کی وضاحت کر دیتے ہیں، عوام کا قانون، عوام کے نمائندوں کے ذریعے اور عوام کے فلاح کے لیے اسلام کے خلاف منفی تحریکوں کا ہدف رہا تا کہ خلافت کی مرکزی حیثیت کو سبوتاژ کر دیا جائے۔ خاتم النبیین ﷺ کے اسوۂ حسنہ کی عظمت کو مجروح کر دیا جائے اور دائمی رسالت کے تصور کو محدود کیا جائے۔ مذکورہ مذموم عزائم کو بروئے کار لانے کے لیے سبائی، خوارج، معتزلہ اور اسماعیلیہ نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا تاہم ان فتنوں کو مسلمانوں میں خاطر خواہ پذیرائی حاصل نہ ہو سکی۔ لیکن مغربی فلسفہ نے امت مسلمہ کی سیاست، معیشت، نظام تعلیم کو وحی الٰہی کی اساسی ہدایت سے محروم کر دیا۔ عالم اسلام میں کسی مفکر نے اس مغربی فلسفہ کا ادراک کرنے کی زحمت نہ کی۔

☆.........☆.........☆

# چہرے کا پردہ

حافظ محمد شعیب شاکر.........متعلم جامعہ اہلحدیث لاہور

عورت کے چہرہ کے نقاب کو آج کی مہذب دنیا میں انتہائی مکروہ اور گھناؤنی چیز سمجھا جاتا ہے اور اسے ظلم، تنگ خیال اور وحشت کی علامت قرار دیا جاتا ہے۔ مشرقی عوام کی جہالت تمدنی پس ماندگی کا سب سے بڑا سبب بھی پردہ ہی بتلایا جاتا ہے اور جب کسی ملک کی ترقی کا ذکر مقصود ہو تو سرفہرست یہ دیکھا جاتا ہے کہ وہاں سے پردہ رخصت ہوا ہے یا نہیں؟ کیونکہ پردہ کی موجودگی میں اس تہذیب کو اپنے کھیل کھیلنے کا موقع کم ہی نظر آتا ہے۔ عورت صنف نازک سمجھی جاتی تھی، موجودہ تہذیب نے اسے برابری کا درجہ دیا۔ پھر اسے صنف بہتر کا درجہ دیا، جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرد خود صنف کہتر بن چکا ہے۔ بالالفاظ دیگر عورت کی آزادی، مرد کی غلامی پر منتج ہوگئی، عورت پہلے حجاب سے نکلی پھر اپنے آپ سے نکلی پھر مرد کے قبضہ سے نکل گئی۔ کیونکہ آزادی کی ایک کڑی دوسری کڑی سے اس قدر مربوط ہے کہ ایک کو دوسری سے جدا نہیں کیا جاسکتا۔ اگر کوئی قوم حجاب کی کڑی توڑ دے گی تو لامحالہ فحاشی، عریانی انتہائی گہرائی تک پہنچ کر ہی دم لے گی۔ اگر عورت نے گھر کی چاردیواری کا پردہ توڑ ڈالا تو دوسری زد آواز کے حجاب پر پڑی، آوازوں نے عریاں ہوکر چہروں کو بے حجاب کیا اور چہروں نے کھل کر نگاہوں سے پردے فاش کیے۔ آزاد نگاہوں نے خیالات کو آزاد کردیا، لباس کی قطع برید نے پہلے اعضاء حسن کو بے حجاب کیا، سینہ، گلا اور بازو کی نمائش شروع ہوئی۔ عریاں حسن نے اعضائے شہوت کے پردے ہٹادیے، پنڈلیاں رانیں بے حجاب ہوئیں جب یہ مبادیات پورے ہوئے تو مقصد قریب تک ہوگیا اور بالآخر وہ شرم گاہ بے حجاب ہوگئیں جن کی حفاظت کے لیے حجاب کا یہ طویل سلسلہ قائم کیا گیا تھا۔ پھر اس مہذب طبقہ میں سے کچھ ایسے لوگ آگے بڑھے جنہوں نے اسلام ہی سے بے حجابی کو ثابت کرنا شروع کردیا۔ انہوں نے کچھ چہرے کے محل حجاب ہونے میں اختلاف سے فائدہ اٹھایا اور کچھ اضطراری صورتوں کی روایات سے، پھر اپنے ان دلائل کو ادیبانہ طرز بیان اور رنگ آمیزی سے یوں پیش کیا کہ کم تعلیم یافتہ نیک نیت مسلمان بھی ان کی تحریروں سے اثر پذیر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ ان حالات وواقعات کو مدنظر رکھتے ہوئے خدمت اسلام میں حصہ ڈالنے کے لیے اور معترضین اسلام کو دلائل حقہ کے ساتھ مسکت کرنے کے لیے قدم اٹھانا پڑا۔

پہلی دلیل: واذا سألتموهن متاعا فاسئلوهن من وراء حجاب. [الاحزاب: ۵۳] "جب تمہیں نبی ﷺ کی بیویوں سے کوئی چیز مانگنا ہو تو حجاب کے پیچھے سے مانگا کرو۔"

اب سوال یہ ہے کہ اگر عورت کا چہرہ محل حجاب نہیں ہے تو حجاب کے اس حکم کی ضرورت کیا رہ جاتی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ گھر کے باہر کھڑے ہوکر چیز مانگ لیا کرو بلکہ (من وراء حجاب) کے حکم کو محض گھر کی خلوت پر محمول کریں۔ لیکن ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے واقعہ افک کے دوران جب صفوان بن معطل سے چہرہ کو ڈھانپ لیا تھا تو ساتھ ہی اس کی وجہ بھی بتلادی تھی کہ اس سے پہلے آیت حجاب نازل ہوچکی تھی۔ اسی طرح حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو جب حضور ﷺ نے عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ سے پردہ کرنے کا حکم دیا تو اس وقت وہ بھی تصریح کرتی ہیں کہ اس سے پہلے پردہ کا حکم نازل ہوچکا تھا۔ [امام ترمذی، محمد بن عیسیٰ، کتاب الترمذی، باب الادب، باب نظر الفجاءۃ]

دوسری دلیل: لاتنتقب المرأة المحرمة ولاتلبس القفازين.
"عورت احرام کی حالت میں نہ نقاب اوڑھے اور نہ دستانے پہنے۔"
(سنن نسائی، کتاب الحج) آپ کے اس حکم سے صاف واضح ہے کہ پردہ کا حکم نازل ہونے کے بعد مسلم معاشرہ میں عورتوں نے منہ اور ہاتھوں کو چھپانا شروع کردیا تھا۔ تبھی تو حالت احرام میں رسول اللہ ﷺ نے نقاب اوڑھنے سے منع فرمایا، اگر چہرہ کا پردہ رائج نہ ہوتا تو آپ کو یہ حکم دینے کی چنداں ضرورت نہ تھی۔

تیسری دلیل: حضرت اسامہ بن زیدؓ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ما ترکت بعد فتنة امر على الرجال من النساء. "میرے بعد تمام فتنوں سے زیادہ نقصان دہ فتنہ مردوں کے لیے عورتوں کا فتنہ ہے" [الجامع الصحیح کتاب الفتن، باب مایتقی من شؤوم المرأة] قابل غور بات کہ عورت کے چہرہ کھلا رکھنے سے فتنہ زیادہ ہوتا ہے یا کم؟

چوتھی دلیل: جامع ترمذی میں ہے، حضرت عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان المرأة عورة فاذا خرجت استشرفها الشيطان واقرب ماتكون برحمة ربها وهي في قعر بيتها.
"عورت پوری کی پوری ستر ہے جب وہ باہر نکلتی ہے تو شیطان اسے تاکتا ہے (تاکہ اسے اپنا آلہ کار بنالے) اللہ کی رحمت کے قریب تر اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنے گھر کے کسی گوشہ میں ہو۔ [کتاب الرضاع باب کراهية الدخول على المغيبات] اس حدیث مبارکہ میں عورت کے سارے جسم کو عورۃ کہا گیا ہے جس میں چہرہ اور ہاتھ بھی شامل ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ چہرہ کا پردہ واجب ہے۔

پانچویں دلیل: یہ بات تو واضح ہے کہ امہات المؤمنین چہرہ کا پردہ کرتی تھیں۔ ان سے بعد وفات النبی ﷺ کوئی نکاح بھی نہیں کرسکتا۔ گویا کہ تمام مسلمانوں پر حرام تھیں۔ پھر جب ان سے چہرہ کا پردہ ساقط نہ ہوا تو عام مسلمان عورتوں سے کیسے ساقط ہوسکتا ہے؟

☆ ☆ ☆

## پروفیسر میاں عبدالمجید کو صدمہ

جماعت اہل حدیث پاکستان کے جنرل سیکرٹری پروفیسر میاں عبدالمجید کے بڑے بھائی اور نائب امیر جماعت اہل حدیث پاکستان مولانا محمد شریف حصاروی کے چھوٹے بھائی میاں عبدالرزاق مورخہ 22 اپریل بروز جمعرات اچانک ہارٹ اٹیک کی وجہ سے 9 چک جویاں والا (وہاڑی) میں داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ مرحوم نہایت نیک سیرت، دیندار، با اخلاق، مہمان نواز، ملنسار اور عبادت گزار انسان تھے۔اپنی وفات کے دن بھی مرحوم نے معمول کے مطابق نماز تہجد ادا کی۔نماز فجر کے بعد تلاوت میں مصروف رہے اور اشراق کی نماز ادا کرنے کے بعد آیات قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔تین مرتبہ بیت اللہ کی زیارت کر چکے تھے،اب بھی جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔مرحوم ڈاکخانہ جات کے انسپکٹر کے طور پر خدمات سرانجام دینے کے بعد ریٹائرڈ ہوئے تھے اور اب زرعی اراضی کی دیکھ بھال کر رہے تھے ان کی نماز جنازہ شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی نے پڑھائی جس میں ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد نے کثیر تعداد میں شرکت فرمائی اور مرحوم کی مغفرت کے لیے دعا کی۔حرم شریف مکہ میں شیخ عبدالرب کی امامت میں مرحوم کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی گئی۔جبکہ پاکستان کے اکثر شہروں میں بھی جماعتی احباب نے ان کی غائبانہ نماز جنازہ ادا کی۔مفسر قرآن حافظ عبدالوہاب روپڑی،مولانا عابد سلمان روپڑی نے بھی جنازہ میں شرکت فرمائی جبکہ تنظیم اہلحدیث کے منیجر شہادت طور، مرکز نداء الاسلام کے مدیر مولانا جابر حسین مدنی،مولانا عبداللطیف نے بھی میاں عبدالمجید اور مولانا شریف حصاروی سے تعزیت کی اور ان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی۔مرحوم نے لواحقین میں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں سوگوار چھوڑے ہیں قارئین سے اپیل ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت کے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین [ادارہ]

## دعائے صحت کی اپیل

شیخ الحدیث مولانا عبدالرشید ارشد آف بھوئے آصل دماغ کی شریان پھٹنے کی وجہ سے صاحب فراش ہیں اور جنرل ہسپتال کے وارڈ نمبر 23 میں زیر علاج ہیں۔ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ مولانا موصوف کے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مولانا کو جلد از جلد صحت کاملہ وعاجلہ نصیب فرمائے۔آمین [ادارہ]

**خطبہ جمعۃ المبارک** مدرسۃ الحسن الخیریہ کے زیر اہتمام قصبہ بھومن شاہ ضلع اوکاڑہ مرکزی جامع مسجد توحید اہل حدیث میں مورخہ 7 مئی 2010ء کا خطبہ جمعۃ المبارک حضرت مولانا محمد یوسف انور نائب امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان ارشاد فرمائیں گے۔خطبہ کا آغاز 12:30 بجے ہوگا۔نوٹ:بعد نماز مغرب جامعہ معہد القرآن حدیبیہ،نہال، مہار، بصیر پور میں درس قرآن ارشاد فرمائیں گے۔ان شاء اللہ

[الداعی الی الخیر: محمد صدیق حسن ایم اے اسلامی یونیورسٹی بہاولپور مہتمم جامعہ تبلیغ الاسلام بھومن شاہ ضلع اوکاڑہ]

**ضرورت رشتہ** ایک لڑکی کی عمر 22 سال درس نظامی، قرآن پاک حفظ، میٹرک پاس، زمیندار گھرانے سے تعلق رکھنے والے ہم پلہ زمیندار نوجوان رشتہ درکار ہے

[حافظ ندیم پتوکی، ضلع قصور: 0345-6796029]

**ضرورت رشتہ:** دولڑ کے پابند صوم وصلوۃ زمیندار گھرانہ ذاتی اراضی 15 ایکڑ کے لیے شریف گھرانے کی دولڑکیوں کا رشتہ درکار ہے۔ذات پات کی کوئی قید نہیں ہے۔قاری عبدالشکور نعیم سکھیکی منڈی حافظ آباد 0300-8120239]

بمقام: جامع مسجد قدس چوک دالگراں لاہور میں 7 مئی 2010ء کا خطبہ جمعۃ المبارک مفسر قرآن،

عظیم سکالر، حضرت مولانا **فضل الرحمٰن بن محمد الازہری**

ارشاد فرمائیں گے۔

اہل اسلام سے شرکت کی پرزور اپیل ہے۔خواتین کے لیے پردے کا انتظام ہوگا۔ [منجانب: انتظامیہ مسجد ہذا]

WEEKLY LAHORE
TANZEEM AHL-E-HADITH
فون مرکزی دفتر (042) 5854010
فون مرکز علماء 6581025 (042) تنظیم اہلحدیث
C.P.L - 104

حاجت روا، مشکل کشا، ایک خدا، ایک خدا ☆ حاجت روا، مشکل کشا، ایک خدا، ایک خدا ☆ حاجت روا، مشکل کشا، ایک خدا، ایک خدا ☆ حاجت روا، مشکل کشا، ایک خدا، ایک خدا ☆

# خطبات جمعة المبارک

30 اپریل 2010

شرک و بدعت کے سیلاب کو روکنے اور توحید خالص کا پرچار کرنے کیلئے اہلحدیث تنظیمات سے وابستہ علماء کرام کا اجتماعی اقدام

حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اپنی بیماری کے آخری ایام میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ **لعنت** کرے یہودیوں اور عیسائیوں پر کہ جنہوں نے اپنے **انبیاء کی قبروں** کو **سجدہ گاہ** بنالیا (متفق علیہ)

حضرت جندب بن عبداللہ بجلیؓ سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ **خبردار** تم سے پہلی امتوں کے لوگ اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیتے تھے خبردار تم قبروں کو سجدہ گاہ نہ بنانا میں تمہیں اس کام سے منع کرتا ہوں (صحیح مسلم)

منع

# قبروں کو سجدہ کرنا حرام

غیر اللہ

محمد حمزہ · زبیر احمد · ابتسام الٰہی · عبدالغفار · محمد جمیل · محمد یعقوب · عبدالغفور · عبدالغفار

عبدالرحمٰن · عبدالمتین اصغر · امتیاز احمد · محمد نصر اللہ · محمد یونس آزاد · عبدالرشید · صلاح الدین · حافظ محمد طیب

ذوالفقار علی · محمد ارشد · عبدالوحید · عبدالوہاب · محمد ادریس · محمد عزیر · سیف اللہ · محمد یحییٰ · مبشر احمد · محمد احمد

محمد فیاض · محمد ابراہیم · حفیظ الرحمٰن · محمد ادریس · محمد یحییٰ · مصطفیٰ · عزیز الرحمٰن · محمد عبداللہ · محمد یحییٰ · اکرام الرحمٰن

محمد اشرف · عبدالجبار · خورشید احمد · محمد عاطف · عمر فاروق · منیر احمد · عبدالرحمٰن · محمد یونس · عطاء الرحمٰن · محمد حسین

حبیب الرحمٰن · عزیز الرحمٰن · عتیق الرحمٰن · محمد رفیق · محمد اشرف · حبیب الرحمٰن · عبداللہ · محمد اسماعیل · بشیر احمد · عبدالہادی

صفی اللہ · محمد ابراہیم · عبدالرؤف · راشد محمود · ابوبکر صدیق · محمد یونس · شفیق الرحمٰن · عبداللطیف · محمد اسلم ظہیر · محمد حیات

طارق جاوید · محمد حسین · مختار احمد

رابطہ
ڈاکٹر فضل الرحمٰن 0321-4996730
کاشف منظور 0333-4641685 042-35417233
اسد اللہ راشد 0321-4135834

عطاء الرحمٰن · محمد فضل · محمد مرتضیٰ

عظمت توحید اور حرمت رسول ﷺ پر جان بھی قربان ہے ☆ عظمت توحید اور حرمت رسول ﷺ پر جان بھی قربان ہے ☆ عظمت توحید اور حرمت رسول ﷺ پر جان بھی قربان ہے